امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون

مولانا رضوان احمد ندوی

اس شمارہ میں

- اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
- دینی مسائل
- حضرت مولانا حسان احمد مظاہریؒ
- حج؛ مبارک دیار کا مقدس سفر
- جین فرقے کے خلاف مہم کیوں
- یہ سیاست ہمیں کہاں لے جارہی ہے
- حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت......
- عدالتوں میں زیرالتوا مقدمات کا بوجھ
- اخبار جہاں، تعلیم وروزگار، ہفتہ رفتہ

جلد نمبر 57/67 شمارہ نمبر 26 مورخہ ۴؍ذیقعدہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۸؍جولائی ۲۰۱۹ء روز سوموار

بین السطور

تقسیم کار

اللہ رب العزت نے کاروبار زندگی میں عورتوں کے حوالے گھر کا اندرونی نظام، بچوں کی پرورش و پرداخت، عزت وآبرو کی حفاظت اور شوہر کی اطاعت وفرماں برداری کیا تھا، یہ عورتیں خاتون خانہ ہوا کرتی تھیں اور گھریلو نظام کو سنبھال کر گھر کو ''ٹینشن فری زون'' بنائے رکھتی تھیں، دن بھر کا تھکا ماندہ شوہر گھر آتا تو بیوی بچوں کے پاس پہونچ کر سکون پاتا تھا اور اسے محسوس ہوتا تھا کہ میاں بیوی کے رشتے اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ یہ رشتے اتنے مضبوط ہوتے تھے کہ دنیا کے تمام رشتے اس کے سامنے کمزور ہوجاتے تھے۔

پھر احوال بدلے، مغرب کی طرف سے آنے والی ہواؤں نے اس کے اندر خاتون خانہ کے بجائے سبھا کی پری بننے کا خیال پیدا کردیا، آزادیٔ نسواں اور مساوات کے خوش کن نعروں کی وہ اسیر ہوگئی، اس کے ذمہ جو کام کیا گیا تھا، وہ اسے بوجھ محسوس ہونے لگا، اور گھریلو زندگی میں اسے قید وبند کا عکس نظر آنے لگا، مغرب نے اسے سکھایا کہ گھر میں رکھ کر تمہارا استحصال کیا جارہا ہے، تم بھی انسان ہو، مردوں کے شانہ بشانہ چلو اور کھلی فضا میں سانس لو، تم قدرت کی شاہکار ہو، تم پر زیادتی ہورہی ہے کہ تمہیں دوسرا کام نہیں کرنے دیا جارہا ہے، چنانچہ اس نے زندگی کے ہر شعبے کی طرف اپنے قدم بڑھائے، اس کے نتیجے میں اس کی ذمہ داریاں بڑھیں، کاموں کا بوجھ بڑھا، اب وہ کھانا بھی پکاتی ہے، بچوں کی پرورش و پرداخت بھی کرتی ہے، اور دفاتر، اسکول، کارخانے، کمپنیوں میں بھی آزادی اور مساوات کے نام پر کام کررہی ہے، حد یہ ہے کہ ٹریفک پولس کی ملازمت بھی وہ کررہی ہے، جس میں دن دن بھر دھوپ اور بارش میں اسے سڑک پر کھڑا رہنا پڑتا ہے، اس کے بدلے میں وہ خود کفیل ہورہی ہے، اس کے خود کفیل اور روپے کمانے کی وجہ سے خاندانی نظام بکھر رہا ہے، اب وہ مرد کی نگرانی قبول کرنے کو تیار نہیں ہے اور یہ تو ہونا ہی تھا، اس لیے کہ اللہ رب العزت نے مرد کی قوامیت کا ایک سبب مردوں کے ذریعہ عورتوں کی ضروریات زندگی کی تکمیل کو قرار دیا تھا، اب اسے اس کی حاجت نہیں رہی تو وہ کیوں کسی کے زیر نگیں رہے۔

اللہ کے بتائے ہوئے راستے کو چھوڑ کر جب عورتوں نے نئی راہ اپنائی تو انہیں بہت ساری پریشانیوں نے آگھیرا، انہیں تشدد اور جنسی استحصال کا سامنا کرنا پڑا، حال ہی میں ME TOO کی جو تحریک چلی تھی، اس کی بنیاد یہی تشدد اور جنسی استحصال تھا، اس سے بچانے کے لیے ۱۲۷ ملکوں نے قانون بنائے، ۵۹ ممالک آج بھی ایسے ہیں جہاں کام کے مقام پر جنسی استحصال کے روک تھام کے لیے کوئی قانون موجود نہیں ہے، برما، ازبکستان، آرمینیا سمیت چھیالیس ممالک میں عورتوں کو گھریلو تشدد سے محفوظ رکھنے کے لئے آج بھی کوئی قانون نہیں، ورلڈ بینک کی تحقیق کے مطابق بتیس ملکوں میں آج بھی عورتیں پاسپورٹ بنوانے کے لئے بلا واسطہ درخواست نہیں دے سکتیں، اٹھارہ ممالک میں بغیر شوہر کی اجازت کے خواتین ملازمت نہیں کرسکتیں، ایک سو ممالک ایسے ہیں جہاں خواتین کو صنفی بنیادوں پر بعض کاموں سے روکا جاتا ہے، اٹھارہ ممالک نے عورتوں کو بے مہار چھوڑ دیا، وہاں ان کے کسی کام کے کرنے پر پابندی نہیں ہے، خواتین کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کا احساس ہے کہ عورتیں ان قوانین کی وجہ سے معاشی ترقی نہیں کررہی ہیں، اور کام کرنے والی عورتوں کی حوصلہ افزائی نہیں ہوتی ہے۔

اس جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیاوی قوانین جو عورتوں کے لیے بنائے گیے ہیں، وہ افراط وتفریط کے شکار ہیں، کہیں اتنی آزادی کہ جو چاہے کرے، اور کہیں اتنی پابندی کہ اپنے پاسپورٹ بنوانے کے لیے بلا واسطہ درخواست نہ دے سکے، ظاہر ہے یہ رویہ صحیح نہیں ہے، اس معاملہ میں دین اسلام کا قانون معتدل اور متوازن ہے، اس نے خانگی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کردیا ہے، نان ونفقہ، کھانا کمانا مرد کے ذمہ ڈالا اور عورت کو گھر میں رہ کر سارے معاملات دیکھنے کو کہا، اسلام نے عورتوں کو معاشی تگ ودو کی اجازت دی، بشرطیکہ وہ شرعی حدود وقیود کے ساتھ ہو، مردوں سے بے محابا اختلاط نہ ہو اور عورت چاہے جس قدر مالدار ہو، اس کا نفقہ ہر حال میں شوہر کے ذمہ رکھا تا کہ اس کی قوامیت برقرار رہے اور گھر کا نظام ایک سربراہ کی موجودگی میں بحسن وخوبی چل سکے۔

موبائل کی دنیا

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

موبائل کی وجہ سے معلومات کی بروقت فراہمی بہت آسان ہوگئی ہے اور ہم سب کے لیے ممکن ہوگیا ہے کہ دنیا بھر کی معلومات آن واحد میں جمع کرلیں، نیٹ کی سہولت دستیاب ہو تو سکنڈوں میں گوگل آپ کو بتادے گا کہ کس وقت کے کس حصہ میں دنیا پر کیا آفت آئی اور کس طرح اس پر قابو پایا گیا، اب انسائکلو پیڈیا کی موٹی موٹی کتابیں کھنگالنے کے بجائے واکی پیڈیا ہی مطلوبہ معلومات مالہ وماعلیہ کے ساتھ بتادیتا ہے، تلاش بسیار کی جھک ماری سے اب کسی کو نہیں گذرنا پڑتا، ایک دور وہ تھا جب مجھے قرآن کریم میں اللہ کے محبوب بندے کی تلاش کرنی تھی، تو پورے قرآن کریم کی تلاوت حرفا حرفا کرنی پڑی تھی، تب ایک فہرست محبوب بندے کی بن پائی تھی، آج ''ان اللہ یحب'' ڈال دیجئے اور پوری فہرست سکنڈوں میں آپ کے پاس موجود، اس اعتبار سے دیکھیں تو موبائل اور نیٹ کی سہولیات اللہ رب العزت کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، اور اس پر بندے کو شکر گذار ہونا چاہیے۔

دوسری طرف یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ یہ ایک آلہ ہے اور آلہ کا صحیح استعمال صحیح ہے اور غلط استعمال غلط ہے، چاقو سے پھل کاٹیے، اچھا ہے، لیکن کسی کے پیٹ میں گھونپ دیجیے تو غلط ہے، بندوق سے اپنی حفاظت کیجیے، خوب ہے، لیکن کسی بے گناہ پر گولی چلا دیا تو غلط ہے، یہی حال موبائل کا ہے، اس غلط استعمال کی وجہ سے ہی اس کا نام بعض حضرات نے ''آلہ شیطانی'' رکھا ہے، شیطان کیا غلط کرائے گا، جتنا اس آلہ شیطانی سے انسان خود ہی کر رہا ہے، شیطان خوش ہے کہ انسان نے اپنی مرضی سے ہی ہمارے کام کو سنبھال لیا ہے، اور لوگ خود ہی بے راہ رو اور گناہوں میں مبتلا ہورہے ہیں، موبائل کے غلط استعمال کی وجہ سے ہی پہلے کیرالہ نے تعلیمی اداروں میں دوران تعلیم اس کے استعمال پر روک لگادی تھی اور اب کرناٹک ہائی کورٹ نے بھی تدریسی اوقات میں اس کو ساتھ رکھنے سے منع کردیا ہے، مدارس اسلامیہ خصوصا دارالعلوم دیوبند میں اسمارٹ فون رکھنے پر پابندی ہے اور پکڑے جانے پر اخراج کی بھی نوبت آسکتی ہے، بیرون ملک میں ملیشیا کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی ہے، جس میں طلبہ کے پاس پائے گئے موبائل کو ہتھوروں سے توڑا جارہا ہے، یہ نوبت صرف اس کے غلط استعمال کی وجہ سے آئی ہے، نوجوان نسلوں میں موبائل پر گندی فلمیں اور فحش سائٹوں کے کھنگالنے کی بیماری آگئی ہے، موبائل پر گیم کھیلنا عام سی بات ہے، یہ گیم کہنے کو تو کھیل ہیں، لیکن زیادہ تر کھیل یا تو جنسیات پر مبنی ہیں یا مار دھاڑ پر، جنسیات پر مبنی کھیل سے انسانی جسم کھوکھلا ہورہا ہے، اور اس کی وجہ سے مختلف قسم کے امراض پیدا ہورہے ہیں، بینائی متاثر ہورہی ہے، ہاضمہ خراب ہورہا ہے، مار دھاڑ پر مبنی کھیلوں سے دہشت گردی اور غنڈہ گردی کا مزاج بنتا ہے اور بچے جو کھیل میں دیکھتے ہیں، اسے زمین پر حقیقت میں دیکھنے کے تجربے کرتے ہیں، ایسے بچے جو موبائل پر کھیلتے ہیں، انہیں جب شکست کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ان پر جھنجھلاہٹ طاری ہوتی ہے اور چونکہ سامنے حریف موجود نہیں ہوتا، اس لیے سارا غصہ اپنے اعصاب پر ہی اترتا ہے، جو اعصابی بیماریوں کا بڑا سبب ہے، ان میں بعض کھیل ایسے بھی ہیں جو جیت کا ہدف پانے کے لیے خودکشی پر ابھارتے ہیں اور اونچی بلڈنگ سے کود پڑنے کا مشورہ دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں بچے کی موت ہوجاتی ہے، ایسا اس سے پہلے بھی کئی بار ہوچکا ہے، اور اب بھی ہوتا رہتا ہے، اس لیے بچے بچیاں، طلبہ وطالبات کا موبائل سے دور رہنا، اور انہیں دور رکھنا انتہائی ضروری ہے، اس سے پڑھنے کے لیے انہیں وقت ملے گا اور موبائل کے مضر اثرات جو جسم وجاں پر پڑتے ہیں اس سے بھی بچے بچیاں محفوظ رہ سکیں گی۔

لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ ہمیں بچوں کی ذرا بھی فکر نہیں ہوتی وہ موبائل پر رات رات بھر کیا دیکھ رہے ہیں، کس سائٹ سے ان کی دلچسپی ہے، ہمیں دیکھنے اور نگرانی کی فرصت ہی نہیں ملتی، رات بھر بچیاں چھت پر کس سے بات کررہی ہیں، ہم کبھی بھی یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتے، ایک شخص نے بڑی پکی بات کہی کہ ہمیں اپنے بچے بچیوں کی اتنی بھی فکر نہیں ہے، جتنا دیہات میں مرغیوں کی فکر کی جاتی ہے۔ سرشام اگر وہ گھر نہ آئیں تو تلاش شروع ہوجاتی ہے، جب کہ لڑکے بارہ بجے رات اور اس سے زیادہ گھر سے باہر رہتے ہیں اور ہمیں پوچھنے تک کی توفیق نہیں ہوتی۔ ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

مسلم اقلیت

''ہندوستان کے سیاسی مسائل میں کوئی بات بھی اس درجہ غلط نہیں سمجھی گئی ہے، جس درجہ یہ بات کہ ہندوستانی مسلمانوں کی حیثیت ایک سیاسی اقلیت کی ہے اور اس لیے انہیں ایک جمہوری ہندوستان میں اپنے حقوق ومفاد کی طرف سے اندیشہ ناک رہنا چاہیے، اس ایک بنیادی غلطی نے بے شمار غلط فہمیوں کی پیدائش کا دروازہ کھول دیا، غلط بنیادوں پر غلط دیواریں چنی جانے لگیں۔''

(مولانا ابوالکلام آزادؒ)

بلا تبصرہ

''میرا دھرم مجھے یہ تعلیم دیتا ہے کہ اوروں کی حفاظت کے لیے میں اپنی جان تک دیدوں...... مگر میرا دھرم مجھے یہ کہنے کی بھی چھٹی دیتا ہے کہ اگر ایسا موقع آجائے کہ اپنی حفاظت میں آئے ہوئے لوگوں یا ذمہ کے کام کو چھوڑ کر بھاگ جانے یا حملہ کرنے والے کو مارنے میں سے کسی ایک بات کو پسند کرنا ہو تو یہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ مارتے ہوئے وہیں مرجائے، اپنی جگہ چھوڑ کر ہرگز نہ بھاگے۔''

(مہاتما گاندھی: ینگ انڈیا، ۲۲؍جنوری ۱۹۲۵ء)

اللہ کی باتیں ---- رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

خودداری بھی ایک اخلاقی وصف ہے

اوروہ لوگوں سے لپٹ کر مانگتے نہیں پھرتے اورجو مال خرچ کروگے بے شک اللہ تعالیٰ کوخوب معلوم ہے(سورہ بقرہ:۲۷۳)

مطلب:۔ اس آیت میں اللہ رب العزت نے صاحب ثروت کودین کی خدمت کرنے والے صاحب احتیاج کی حاجت روائی کرنے کی تعلیم دی کہ بسااوقات ضرورت منداصحاب اپنی خودداری اورعزت نفس کے باعث دست سوال دراز نہیں کرتے ہیں،لیکن مال داروں کی دینی واخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے مستحق افراد کوتلاش کرکےان کی حاجت روائی کریں،اس سے اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت عطافرمائیں گے،اوران کے اجروثواب کوبڑھادیں گے،کیونکہ اسلام نے خودداری اورعزت نفس کے ساتھ زندگی گذارنے والوں کی حوصلہ افزائی کی ہے،اوراس کوایک اخلاقی وصف سے تعبیرکیا،چنانچہ اسی وصف کے ساتھ متصف ہونے کی بنا پراللہ رب العزت نے اصحاب صفہ کی تعریف وتحسین کی کہ وہ خودداری وبے نیازی کی زندگی گذارتے ہیں ،اس لئے معاشرہ وسماج کےمحتاجوں کوبھی وقاروقناعت اورشرافت کے دامن کوتھامے رکھنا چاہئے ،اوراللہ سے اپنی حاجت وضرورت کا طلبگار رہنا چاہئے ،اس لئے کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ جومحتاج شخص اپنی احتیاج کوصرف اللہ کے سامنے پیش کرتا ہےتو اللہ تعالیٰ اس کوانسانوں سے بے نیازفرمادیتے ہیں،حدیث میں یہاں تک کہا گیا کہ تم میں کسی ضرورت مند آدمی کا یہ رویہ کہ وہ رسی لے کر جنگل جائے اورلکڑیوں کاایک گٹھا اپنی کمر پر لاد کے لائے اور بیچے اوراس طرح اللہ کی توفیق سے وہ سوال کی ذلت سے اپنے کو بچائے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے سوال کا ہاتھ پھیلائے، پھرخواہ اس کودیں نہ دیں۔ گویامسلم معاشرہ سے پیشہ وارانہ گداگری کی عادت ومزاج کوختم کرنے اوران کے اندرمحنت ومزدوری کامزاج بنانے کے لئے سماج کے صالح افرادکوکمربستہ ہوناپڑے گا،ورنہ خواہ مخواہ سائلوں کواپنے آبائی پیشہ اختیارکرنے اور مال ودولت کوجمع کرنے کی حرص وطمع پیداہوتی رہے گی، جوایک بری عادت ہے، ہاں اگرکسی کواس کی محتاجی ومفلوک الحالی نے دست سوال پرہی مجبورکردیا توایسی صورت میں سماج کے اصحاب ثروت کواپنی حلال کمائی سے ان کی مدد کرنی چاہئے اورانہیں یہ بات ہمیشہ یادرکھنی چاہئے کہ اسلامی معاشرہ میں ہرشخص کے مال ودولت پر دوسرے افراد کا بھی حصہ ہے، زکوۃ وصدقات واجبہ کے علاوہ بھی کچھ نہ کچھ راہ خدامیں خرچ کرنے کوعبادت قراردیا گیا ہے اوراسے مال میں خیروبرکت کا ذریعہ تصورکیا گیاہے،اپنےمحتاج قریبی رشتہ داروں کوصلہ رحمی کی بنیاد پرخرچ کرنے کا بڑااجروثواب ہے،اللہ ہرمسلمان کواس کی توفیق بخشے۔آمین۔

دنیا کی زندگی مختصر ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سوگئے، جب بیدارہوئے توپہلو پرنشانات تھے،ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ اگرآپ اجازت دیں توہم آپ کے لئے بستر تیارکردیں،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرادنیا سے کیا تعلق۔میں تودنیا میں صرف راہ گیرکی طرح ہوں، جوآرام کی خاطرکسی درخت کے نیچے رکا،پھرآرام کیا اور چلتا بنا۔(ترمذی ،ابواب الزہد)

وضاحت:۔ دنیا کی زندگی چندروزہ ہےاوراخروی زندگی طویل ودیرپا ہے، جہاں مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیش رہنا ہے، اس لئے ہرمومن بندہ کواس زندگی کے بنانے اورسنوارنے کی فکرکرنی چاہئے ،اوراعمال خیر کے ذریعہ اللہ کاقرب حاصل کرنا چاہئے ،چنانچہ مذکورہ حدیث پاک میں اللہ کےرسولؐ نے دنیا کی بے ثباتی کوتمثیلی انداز میں بیان فرماتے ہوئے ارشادفرمایا کہ دنیا کی زندگی اس قدرمختصر ہےجس طرح ایک مسافرراستہ چلتے تھک کرکسی سایہ داردرخت کے نیچےتھوڑی دیرآرام کے لئے رکتا ہےاورپھراپنا سفرشروع کردیتا ہے، اسی طرح دنیاوی زندگی میں بھی ہونا چاہئے ، یہاں بہت سے لوگ آباد تھے، وہ چلے گئے، اسی طرح تم بھی چلے جاؤگےاوردوسرے آبادہوں گے، جب کوئی یہاں مستقل نہیں رہے گا تواس کے لئے بہت زیادہ فکرمند رہنا دانشمندی نہیں بلکہ آدمی حرکت میں رہتے ہوئے کہ نیک اعمال کا ذخیرہ کرے تا کہ اخروی زندگی میں اس سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے، کیونکہ دنیا کی زندگی تھوڑی ہےاورآخرت کی زندگی دائمی ہے،البتہ آخرت کی زندگی کے بننے اوربگڑنے کا مداراسی دنیاوی زندگی پرہے،اس کولہوولعب میں ہرگزنہ گذارنا چاہئے ،قرآن مجید میں اللہ جل شانہ کاارشاد ہے کہ اےلوگو!اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے،لہذادنیاوی زندگی تم کودھوکہ میں نہ ڈال دےاورنہ تم کودھوکہ باز(یعنی شیطان)اللہ کے نام سے دھوکہ میں ڈال دے(سورہ فاطر) کیونکہ شیطان کچھ لوگوں پر مال ودولت ،حرص اورنفسانی شہوات کواس قدرغالب کردیتا ہے کہ وہ جانتے بوجھتے اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں اور جولوگ اس جال میں نہیں پھنستے ان کواللہ ہی کے نام پردھوکہ دیتا ہےاوران کے سامنے گناہ کونیکی بنا کرپیش کرتا ہےاس سے خاص طورپرڈرنا چاہئے ، کیونکہ شیطان انسانوں کا کھلاہوادشمن ہے۔

معلوم ہوا کہ دنیا کی ظاہری خوبصورتی ،ٹیپ ٹاپ کودیکھ کرآخرت سے قطعاغافل نہ ہونا چاہئے ،ہاں دنیا کوبقدر ضرورت ہی استعمال کرنا چاہئے ،اللہ کی طرف سے جورزق وآسائش میسرہواس کواستعمال میں لایا جائے لیکن اس کی لذتوں اورشہوتوں کے پیچھے نہ پڑاجائے ،ایک مومن بندہ کواسی طرح زندگی گذارنی چاہئے تا کہ اللہ کی رضاحاصل رہے۔

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

مسجدنبوی صلی اللہ علیہ وسلم اورروضۂ اطہرپرحاضری کے آداب

اللہ رب العزت کے بعدسب سے بزرگ وبرتر، معظم ومحترم ہستی پیغمبراعظم جناب محمدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے،آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہایت مبارک اور باعث شرف وسعادت ہے،خواہ حیات طیبہ میں ہویا بعدوصال، کیوں کہ آپ جس طرح حیات مبارکہ میں قابل تعظیم وتکریم اورمحبوب ومحترم رہے ہیں،اسی طرح وصال کے بعدبھی ہیں،لہٰذامدینہ پاک کاسفرکرنے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ کی زیارت کی نیت کرے،اس لیے کہ اس سے بڑھ کراورکوئی سعادت نہی ہوسکتی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:’’جوشخص صرف اورصرف میری زیارت کے لیےآیا،میری زیارت کے سواکوئی اور حاجت اس کونہ لائی ہوتومجھ پرحق ہے کہ قیامت کے دن اس کاشفیع بنوں۔‘‘

اخرج الطبرانی عن ابن عمرقال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : من جاء نی زائراًلم تنزعہ حاجۃ إلا زیارتی کان حقاً علی أن أکون لہ شفیعاً یوم القیامۃ.(بحوالہ الدر المنثور للسیوطی: ۲/۶۷، المکتبۃ الشاملۃ) ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے فرمایا کہ جس نے میری قبرکی زیارت کی میں اس کا سفارشی بنوں گا۔’’من زارنی أو زار قبری کنت لہ شافعاً أو شہیداً.‘‘(رواہ ابو داؤدالطیالسی؛ ارواء الخلیل: ۳۶۵/۴، مکتبۃالشاملۃ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جس نے میری وفات کے بعدمیری زیارت کی گویااس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔’’أخرج البیہقی عن حاطب قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من زارنی بعد موتی فکأنما زارنی فی حیاتی‘‘(الدر المنثور للسیوطی: ۲/۶۷)

مدینہ پاک کاسفرکرنے والے حضرات کوچاہئے کہ پہلےاپنی سیہ کاریوں کویادکرکے پوری ندامت وشرمندگی کے ساتھ توبہ واستغفارکریں، پھراللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت پرسجدۂ شکر بجالائیں۔جس ذات مقدس کے دربارکی حاضری کی سعادت نصیب ہورہی ہے،اس ذات کی عظمت وفضیلت کواپنے ذہن میں جمائے ہوئے انتہائی عقیدت ومحبت اور عشق وشوق میں ڈوب کردرودشریف کاوردکرتے ہوئے سفرجاری رکھیں،مدینہ منورہ کےقریب جب ایسی جگہ پہونچیں جہاں سے مدینہ کی عمارتیں نظرآنے لگیں تودرودشریف کی کثرت کریں اوریہ دعاپڑھیں:’’اللّٰھُمَّ ھٰذا حرم بنبیک فاجعلہ وقایۃ لی من النار وأماناً من العذاب و سوء الحساب .‘‘اےاللہ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کاحرم محترم ہے،لہٰذاتواس کومیرے لیے جہنم سے پناہ بنادے،اورعذاب اورمیرے حساب سےامن وامان بنادے۔

مدینہ منورہ میں داخلہ کے وقت اگرممکن ہوتومستحب ہے کہ غسل کریں ،ورنہ کم ازکم وضوکرلیں ،کپڑے پاک وصاف اورحسب حیثیت عمدہ لباس زیب تن کریں،خوشبولگائیں ،ہرلمحہ اورہرآن اس سرزمین کی عظمت وتقدس اور پاکیزگی کاخیال رکھیں،جس کاذرہ ذرہ سرورانبیاءمحبوب کبریاصلی اللہ علیہ وسلم اوران کے جاں نثارصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک قدموں اوریادوں کی خوشبوؤں سے معطرہے،خشوع وخضوع،عجزوانکساری اورادب واحترام کا دامن کبھی نہ چھوڑیں۔ درودشریف کاوردکرتے ہوئے مدینہ پاک میں داخل ہوں، مدینہ پاک میں اپنی قیامگاہ پہونچ کرمسواک کریں،غسل سے فراغت کے بعدعمدہ کپڑے زیب تن کریں،سفیدرنگ کاکپڑاہوتوبہتر ہے،خوشبو لگائیں اورمکمل طورسے پاک وصاف ہوکرسکون ووقاراورادب واحترام کے ساتھ نگاہیں نیچی کیے ہوئے بارگاہ عالی مقام کی طرف روانہ ہوں،شکل وشباہت ایسی بنائیں جس سے معلوم ہوکہ واقعی محبوب کادیوانہ اورسچاعاشق جارہاہے ،چہرے پرداڑھی کی سنت ہو،اگرکوئی حضورصلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کا تارک ہوتوپوری ندامت وشرمندگی کے ساتھ توبہ واستغفارکرےاورآئندہ اپنے چہرہ کوسنت کے اس نورسے سجانے کاعزم مصمم کرے۔جب مسجدنبوی میں داخل ہوں توبہترہے کہ باب جبرئیل سے داخل ہوں،درودشریف پڑھتے ہوئے،دایاں قدم داخل کریں اور’’اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک‘‘ پڑھیں،مکروہ وقت نہ ہواورجماعت کھڑی نہ ہوتوریاض الجنۃ میں جوروضۂ مبارکہ اورمنبر کےدرمیان کی جگہ ہے دورکعت تحیۃ المسجدکی نیت سےنمازپڑھیں ،ادب واحترام کامکمل خیال رکھیں ، دھکامکی اورایذا رسانی سےمکمل گریزکریں اورمقام ومرتبہ کالحاظ کرتے ہوئے نگاہیں نیچی کیے ہوئے بڑے ادب سے کھڑے ہوکر متوسط آوازمیں صلوٰۃ وسلام کانذرانہ پیش کریں’’الصلوٰۃو السلام علیک یا رسول اللّٰہ، الصلوٰۃ و السلام علیک یا حبیب اللّٰہ،الصلوٰۃ و السلام علیک یا سید الانبیاء والمرسلین ورحمۃ اللہ و برکاتہ.

جن بزرگوں،عزیزوں اوردوستوں نے آپ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کی درخواست کی ہو،جن کانام لے سکتے ہوں،ان کانام لےکرسلام پیش کریں،ورنہ مجموعی طورپراتنا کہہ دیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے محبت رکھنے والے بہت سارے اللہ کے بندے اوربندیوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے،ان سب کا سلام قبول فرمائیں،اوراس کے بعدتھوڑاآگے بڑھ کرسیدناابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام پیش کریں:’’السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یاسیدنااباابکرالصدیق‘‘ اسکے بعدخلیفۂ ثانی حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام پیش کریں:’’السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یاسیدناعمر بن الخطاب‘‘ پھرایک طرف کنارے کھڑے ہوکرجی بھرکراللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اپنےمحبین ومخلصین واعزہ واقارب کے لیے دعاکریں، جب تک مدینہ پاک میں قیام ہومسجدنبوی میں نمازباجماعت وتکبیراولیٰ کااہتمام کریں، چالیس نمازیں مسلسل پڑھیں،اس کی بڑی فضیلتیں آئی ہیں،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری مسجدمیں چالیس نمازیں اس طرح پڑھیں کہ اس میں ایک نمازبھی فوت نہ ہوئی ہوتواللہ تعالیٰ اس کے لیے نفاق، عذاب اورجہنم کی آگ سے برأت وچھٹکارے کافیصلہ فرمادیتے ہیں ۔(جمع الفوائدومجمع الزوائد) مدینہ منورہ میں قیام کےدوران بکثرت درود پڑھیں کہ اس سے بڑھ کرحسین تحفہ کچھ نہیں ہوسکتا ہے،ایک ایک سنت پرعمل کریں،مدینہ کی تمام چیزوں سے محبت کریں، کسی بھی چیزکوناپسندیدگی کی نگاہ سے نہ دیکھیں، جب جدائی کا وقت آئےتوروضے پرجاکرصلوٰۃ وسلام کانذرانہ پیش کریں اوراشکبارآنکھوں اوربوجھل قدموں سے جداہوں۔

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب پھلواری شریف پٹنہ

پھلواری شریف

جلد نمبر 57/67 شمارہ نمبر 26 مورخہ ۴/ ذیقعدہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۸/ جولائی ۲۰۱۹ء روز سوموار

ہجومی تشدد

اس وقت ملک کو جن مسائل کا سامنا ہے، ان میں ایک ماب لنچنگ (ہجومی تشدد) بھی ہے، اس کی وجہ سے عام زندگی کو خطرات لاحق ہیں، سڑک چلتے کسی پر ہجوم کا حملہ کر کے جان لینا عام سی بات ہوگئی ہے، ٹرین اور بسوں میں سفر محفوظ نہیں ہے، کب کس پر کون حملہ آور ہو جائے، کہا نہیں جا سکتا، پہلے یہ معاملہ صرف مسلمانوں تک محدود تھا، لیکن ابھی حال میں خبر آئی کہ ایک پھل بیچنے والے کو آر ایس ایس کے لوگوں نے جے شری رام کہنے کو کہا، اس نے پوری چوپائی سنانی شروع کردی، لوگ شرمندہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے، ایک اور معاملہ میں خود ہندوؤں نے ہی چور چور کہہ کر ایک ہندو کو ہجومی تشدد کے ذریعہ مار ڈالا، یہ ایک افسوس ناک صورت حال ہے اور اس سے عام زندگی غیر محفوظ ہو کر رہ گئی ہے۔

امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم نے ماب لنچنگ کو دہشت گردی قرار دیتے ہوئے متاثرین کو پچاس پچاس ہزار روپے دینے کا اعلان کیا ہے اس کا فائدہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کے ان لوگوں کو ہوگا جن کے مورث کو ہجوم کے بے رحم ہاتھوں نے ان سے چھین لیا ہے، اس اعلان کی ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ متاثرین کے ورثاء اگر کاغذات فراہم کرائیں تو مقدمہ بھی امارت شرعیہ لڑے گی، یہ ایک اہم فیصلہ ہے اور اس سے متاثرین کو انصاف ملنے کی امید ہے، ظاہر ہے مرنے والا واپس تو آئے گا نہیں؛ لیکن ان کے ورثاء کو اس بات سے تسکین ہوگی کہ ظالم کیفر کردار تک پہونچا اور انہیں اس ظلم اور قتل کی سزا مل گئی، ممکن ہے، فیصلہ کے بعض شقوں کی وجہ سے ان کے ورثاء کے لیے معاشی مسائل کے حل کی راہ بھی نکل آئے اور کسی کو سرکاری نوکری مل جائے۔

آئندہ ہجومی تشدد سے کس طرح بچا جائے اس کے لیے سوشل میڈیا پر مشوروں کی گرم بازاری ہے، احتجاج، دھرنوں کے ساتھ اقدام کی بات بھی لوگوں کی طرف سے آرہی ہے، اس سلسلے میں سب سے اچھا مشورہ حضرت امیر شریعت نے دیا ہے کہ قانونی چارہ جوئی کی جائے، احتجاج اور مظاہرے میں اس کا خطرہ بہر صورت ہے کہ آر ایس ایس اور بجرنگ دل کے لوگ اس احتجاجی جلوس میں شامل ہو جائیں اور نتیجہ فرقہ وارانہ فساد تک پہونچ جائے، جیسا کہ فرقہ پرستوں نے بعض موقعوں سے ایسا کیا ہے، اس لیے انتہائی ہوشیاری اور بیداری کی ضرورت ہے، گرما گرم تقریریں بعض موقعوں پر فائدہ دیتی ہیں، لیکن اس کے مضر اثرات بھی ہوتے ہیں، حکمت عملی، تدبر اور دانشمندی کے ذریعہ ہی ان حالات کا سامان کیا جا سکتا ہے، جوش سے کام بگڑتا ہے اور ہوش سے بات بنتی ہے، اس لیے قائدین کے مشورہ کے مطابق ہمیں ہر حال میں ہوش مندی سے کام لینا چاہیے، اور سفر وحضر میں احتیاط ملحوظ رکھنا چاہیے۔

ناجائز بچے

جن لوگوں نے اللہ رب العزت کی ہدایات واحکامات کو نظر انداز کیا اور آزادانہ زندگی گذارنے لگے وہ مختلف مسائل سے دوچار ہوئے، ان میں ایک بڑا مسئلہ ناجائز بچوں کی بھرمار کا ہے، ابھی ڈاکٹر مارٹن لاورموسیلز کی ایک تحقیقی رپورٹ سامنے آئی ہے، ڈاکٹر مارٹن بلجیم کے رہنے والے ہیں اور افرادی طاقت کے تجزیہ کے سلسلے میں ان کی مہارت مسلم ہے، انہوں نے صرف برطانیہ کے بارے میں اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ ہر برطانوی عیسائی کے گھر ایک ناجائز بچہ پل رہا ہے، برطانیہ کے مشہور اخبار ڈیلی ٹیلی گراف کی رپورٹ ہے کہ صرف برطانیہ میں ناجائز بچوں کی تعداد سینتالیس فی صد سے زائد ہے، جن کے باپ کے خانے میں کوئی نام نہیں ہے، اور ماں ''سنگل مدر'' کے روپ میں سامنے آتی ہے، اس کے علاوہ ہزاروں بچے وہ ہیں جنہوں نے خاندانی عرفیت کے سہارے اپنے ناجائز ہونے کو چھپا رکھا ہے۔

ڈاکٹر مارٹن نے آسٹریلیا کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ صورت حال اتنی خطرناک ہوگئی ہے کہ وہاں کے مردوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ہمیں ''پدری جانچ'' کا حق دیا جائے؛ تاکہ معلوم ہو کہ ہم جن کو اپنا باپ سمجھ رہے ہیں وہ حقیقت میں ہمارے باپ ہیں بھی یا نہیں، جبکہ صحافی جوناتھن ویلز کا کہنا ہے کہ دو فی صد شوہر بھی اس بات کو جانتے ہیں کہ وہ جس لڑکے کی پرورش اپنے نام پر کر رہے ہیں، اس کا باپ کوئی اور ہے، جائزہ کے مطابق ۱۹۷۹ء میں گیارہ فی صد بچے بغیر شادی کے پیدا ہوئے، ۱۹۸۸ء میں یہ تعداد پچیس فی صد ہوگئی اور اب یہ تعداد سینتالیس فی صد سے متجاوز ہوگئی ہے، برطانوی شعبۂ اعداد وشمار کی رپورٹ یہ ہے کہ گذشتہ سو سال میں صرف برطانیہ میں تین لاکھ اڑتیس ہزار سات سو نوے ناجائز بچے پیدا ہوئے، ۲۰۱۱ء میں رپورٹ کے مطابق شادی شدہ جوڑوں کی تعداد کم ہو کر صرف دو لاکھ گیارہ ہزار رہ گئی ہے۔

ان حالات سے نمٹنے کے لیے وہاں کی سیاسی پارٹیوں نے مطالبہ شروع کیا ہے کہ جائز بچے اور شادی شدہ جوڑے پر ٹیکسوں میں واضح کمی کا اعلان کیا جائے، تاکہ اس کی وجہ سے شادی کا مزاج پیدا ہو اور ناجائز بچوں کے سیلاب سے برطانیہ کو محفوظ رکھا جا سکے، ہندوستانیوں کو اس واقعہ سے عبرت لینی چاہیے، یہاں بھی یہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے، لیکن برطانیہ کی سطح تک نہیں پہونچا ہے، قبل اس کے کہ یہاں بھی اس قسم کے حالات پیدا ہوں، ہمیں ان تمام دروازوں کو بند کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، جس سے اس قسم کی فحاشی اور عیاشی کو فروغ ملتا ہے اور اس کی شکل صرف ایک ہے کہ جنسی خواہشات کی تکمیل کے لیے جو راستہ اسلام نے بتایا ہے اس پر سختی سے عمل کیا جائے، یہ عمل مسلمانوں کے حق میں تو مفید ہے ہی ان لوگوں کے حق میں بھی خانگی زندگی کی سلامتی کے لیے مفید ہوگا جو اسلام کو دین کی حیثیت سے اپنانے کو تیار نہیں ہیں۔

راہل گاندھی کا استعفیٰ

پارلیامنٹ کے انتخاب میں ذلت آمیز شکست کے بعد راہل گاندھی نے کانگریس پارٹی کی صدارت سے استعفیٰ کا ذہن بنا لیا تھا، ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں بھی وہ اس پر بضد رہے، کانگریسی وزراء اعلیٰ نے بھی ان سے مل کر استعفیٰ نہ دینے کی صلاح دی، کانگریس کے ورکروں نے دھرنا اور احتجاج بھی کیا، ایک ورکر تو خود کشی کرنے کے لیے درخت پر بھی چڑھ گیا، لیکن راہل گاندھی پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوا، اور بالآخر انہوں نے اعلان کر دیا کہ میں کانگریس کا صدر نہیں ہوں، پارٹی اپنا صدر چن لے، انہوں نے پارلیامانی انتخاب میں ہار کی ذمہ داری بحیثیت صدر قبول کی، اس کے قبل بہت سارے عہدیداروں نے استعفیٰ دیدیا تھا کیوں کہ راہل چاہتے تھے کہ تنظیمی ڈھانچے میں بنیادی تبدیلی کی جائے اور اس کی شکل یہی تھی کہ لوگ جگہ خالی کریں، پرینکا کو جب کانگریس کا جنرل سکریٹری بنایا گیا تھا تو لوگوں کو امید تھی کہ ان کی کرشماتی شخصیت کا فائدہ کانگریس کو ملے گا، لیکن معاملہ الٹا ہو گیا، اس بار راہل اپنی پشتینی سٹ بھی ہار گیے اور اگر انہوں نے کیرل سے الیکشن نہیں لڑا ہوتا تو وہ پارلیامنٹ سے باہر ہو جاتے، راہل گاندھی سونیا گاندھی کی علالت کی وجہ سے پارٹی کے صدر منتخب ہوئے تھے اور انہوں نے کئی ریاستوں میں بی جے پی کو شکست سے دوچار کر دیا تھا، کانگریس پارٹی جو حکومت کے اعتبار سے ہندوستان کے نقشے پر نقطہ کی مانند رہ گئی تھی، پھیلی اور اس نے اپنے کھوئے ہوئے علاقے واپس لیے جو اپنے میں بڑی بات تھی، پارلیامانی انتخاب میں بھی راہل گاندھی نے جی جان لگا دیا، لیکن جب مقابلہ پارٹی سے نہیں پوری حکومت کی مشنری سے ہو تو جیتنا آسان نہیں تھا، چنانچہ کانگریس بُری طرح ہاری اور راہل گاندھی اس ہار سے اس قدر رکبیدہ ہوئے کہ انہوں نے استعفیٰ دے دیا، عارضی طور پر ممکن ہے موتی لال وہرا یا کسی اور کو صدارت کی ذمہ داری سونپ دی جائے اور راہل گاندھی کو منانے کا عمل جاری رہے۔

کانگریس کی مجبوری یہ ہے کہ اس نے جب بھی نہرو خاندان سے اپنے کو الگ کیا اس کی پکڑ کمزور ہوئی، سونیا گاندھی نے بکھرتی ہوئی پارٹی کو حکومت تک پہونچا دیا، اس حوالہ سے کانگریس پر یہ الزام لگتا رہا ہے کہ وہ خاندانی پارٹی بن کر رہ گئی ہے، لیکن بی جے پی اور کمیونسٹ چھوڑ کر کون پارٹی خاندانی نہیں ہے، لوک جن شکتی پارٹی رام بلاس پاسوان، چراغ پاسوان، پشوپتی پارس سے اپنے کو الگ نہیں کر سکتی، راشٹریہ جنتا دل میں لالو، رابڑی، تیجسوی، تیج پرتاپ یہ خاندان ہی تو ہے، بیجو جنتا دل میں بیجو پٹنا یک اور نوین پٹنایک میں رشتہ باپ بیٹے ہی کا ہے، رہ گئی ترنمول کانگریس، بہوجن سماج پارٹی تو یہ کنواریوں کے قبضے میں ہے، سماج وادی پارٹی میں ملائم سنگھ اور اکھلیش یادو خاندان ہی تو ہے، رہ گئیں بھاجپا اور کمیونسٹ تو یہ نظریہ کی بنیاد پر کام کرتی ہیں، بھاجپا میں ہندتوادی نظریہ میں جو طاق ہوتا ہے، اس کو صدارت سونپ دی جاتی ہے، یہی حال کمیونسٹ کا ہے، مذہب بیزار یہ پارٹی بھی اپنے نظریہ کے اعتبار سے ذمہ دار منتخب کرتی ہے، اس لیے اس کے اوپر خاندانی پارٹی ہونے کا الزام نہیں ہے، لیکن کمیونسٹ پارٹی کو تی بسو کے بعد کام کا آدمی نہیں ملا، کہنا یہ ہے کہ ہندوستان کی سیاسی پارٹیاں خاندان ہی کے تحت رہی ہیں، خاندان سے الگ جمہوری طریقے پر عہدیداروں کا انتخاب خال خال ہی ہوتا ہے، اس لیے صرف کانگریس پر اس قسم کا الزام لگانا صحیح نہیں ہے۔

راہل گاندھی نے استعفیٰ کے ساتھ ہی اپنے پروفائل سے صدر کا لفظ ہٹا دیا ہے، اور عوام کے نام ایک طویل خط میں لکھا ہے کہ پارٹی کو اوپر سے نیچے تک بدلنا ہوگا، اللہ کرے موجودہ حالت میں کانگریس ہندوستان میں مضبوط اپوزیشن کا کردار ادا کرنے کے لائق رہ سکے، تاکہ حکومت من مانی نہ کرے۔

زائرہ وسیم

ان دنوں ذرائع ابلاغ میں دنگل گرل زائرہ وسیم کے بالی وڈ یعنی فلمی دنیا چھوڑنے پر ہنگامہ برپا ہے، زائرہ وسیم نے اپنے دل کی آواز پر فلمی دنیا کو خیر باد کہا، ان کا احساس تھا کہ وہ فلم انڈسٹری میں اپنی مشغولیت کی وجہ سے دن بدن اللہ اور ایمان سے دور ہوتی جا رہی ہیں، ان کے ضمیر نے انہیں مجبور کیا کہ وہ فلمی دنیا چھوڑ کر دین وایمان کو بچالیں، یہ ان کا ذاتی فیصلہ تھا اور اس فیصلہ سے کوئی زلزلہ نہیں آنے والا تھا، لیکن میڈیا اسلام اور مسلمانوں کو سطحی بنیادوں پر بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا، اس لیے خوب واویلا مچا، حالاں کہ یہی میڈیا جب ونود کھنہ نے فلمی دنیا چھوڑ کر آچاریہ رجنیش (اوشو) کے آشرم میں پناہ لیا تو خاموش رہا، معروف ومشہور ماڈل اور مس انڈیا کی فائنلسٹ برکھا مدان نے بھی جب فلمی دنیا میں ان کا کیریر عروج پر تھا مذہبی بنیادوں پر علاحدگی اختیار کی تھی، تب بھی میڈیا کی زبان چپ رہی، ممتا کلکرنی نے ۲۰۱۵ء میں سادھوی بننے کا اعلان کیا اور بھگوا لباس زیب تن کیا، تب بھی کسی کو کوئی برائی نہیں سمجھ میں آئی، لیکن زائرہ وسیم نے واقعات کے اس سلسلے کو آگے بڑھایا تو سب کے کان کھڑے ہو گئے، ہم زائرہ وسیم کو اس اہم فیصلے پر مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ انہیں اپنے فیصلے پر ثابت قدم رکھے، دنیا کچھ کہتی رہے، لیکن آخرت بن گئی تو سب بن گیا اور آخرت بگڑ گئی تو سب کچھ تباہ ہو گیا، یہی احساس ہماری زندگی اور ہمارے اعمال کو صحیح رخ دینے میں معاون ہوگی اور زائرہ وسیم نے اس احساس کو نئی زندگی بخش دی ہے۔

یادوں کے چراغ

حضرت مولانا حسان احمد مظاہری

: مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور پیر طریقت حضرت مولانا قاری حسان احمد مظاہری کا ۲/ جون ۲۰۱۹ء مطابق ۲۸/ رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ بوقت مغرب کولکاتا میں انتقال ہو گیا، حضرت کا قیام تو مکۃ المکرّمہ میں ہوتا تھا، لیکن مریدین ومتوسلین کے اصرار پر بغرض اعتکاف ۱۴/ رمضان المبارک کو کولکاتہ تشریف لائے تھے، اور جوگدیا مغربی بنگال میں سینکڑوں مریدین اور معتقدین کے ساتھ اعتکاف میں تھے، اسی دوران قلب میں درد کا احساس ہوا، کولکاتہ کے اسلامیہ اسپتال میں داخل کیا گیا، حالت نازک ہوئی تو آئی سی او میں وینٹی لیٹر پر ڈالا گیا، لیکن افاقہ نہیں ہوا، بالآخر ۲۸/ رمضان کو اللہ کو پیارے ہو گیے۔ جنازہ کی نماز عید کے دن ان کے برادر نسبتی مولانا قاری معین الدین احمد گیاوی نے پڑھائی۔

حضرت مولانا حسان احمد مظاہری بن عبد السبحان صدیقی کی ولادت عظیم آباد پٹنہ بہار میں ۱۳۶۸/۵/۷ھ کو ہوئی، ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے والدین سے پائی، ۱۹۶۲ء میں مدرسہ انوار العلوم گیا میں عربی اول میں داخل ہوئے، نحو میر، میزان وغیرہ کی تعلیم یہاں سے حاصل کرنے کے بعد اپنے ساتھی حافظ عبد الرشید کی تحریک پر مظاہر علوم سہارن پور کا قصد کیا اور تنہا ہی سہارن پور کے لیے روانہ ہوئے، مگر ان دنوں مظاہر علوم میں اسٹرائک چل رہی تھی اور داخلہ بند تھا، اس لیے مولانا حشمت علی کے مشورہ سے سہارن پور سے ۹/ کیلومیٹر دور مدرسہ تعلیم القرآن ریڑھی تاج پورہ میں داخلہ لے لیا، یہ ۵/ مئی ۱۹۶۲ء کی تاریخ تھی اور دن منگل کا تھا، دو سال یہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد شوال ۱۳۸۴ھ میں مدرسہ مظاہر علوم میں داخل ہوئے اور چار سال میں شرح جامی بحث اسم سے لے کر دورۂ حدیث تک کی تعلیم حاصل کی، بخاری شریف جلد اول شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ سے پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی ۱۳۸۸ھ میں سند فراغ پائی اور امتحان میں درجہ اول سے کامیاب ہوئے۔ ۱۰/ صفر ۱۳۹۳ھ بعد نماز جمعہ قاری فخر الدین صاحب گیاوی کی دختر نیک اختر سے مہر فاطمی پر نکاح ہوا، اور صاحب زادی خدیجہ مکیہ (۱۳۹۸/۹/۲۶ھ) محمد مدنی (و ۱۴۰۰/۱۰/۱۵ھ) مصعب مدنی (و ۱۴۰۲/۱۰/۱۵) خبیب مدنی (و ۱۴۰۴/۳/۳۰ھ) اور عبادہ (و ۱۴۰۵/۵/۳۰ھ) تولد ہوئے، سولہ سال کی عمر سے ہی حضرت شیخ کی مجلس میں حاضری کی سعادت پائی، حالاں کہ کم عمروں کا گذر وہاں شاید ہی ہوا کرتا تھا، حضرت کی باتوں کو سننے کے لیے مسجد میں اعتکاف کرنے لگے، اس طرح ان کا خیال تھا کہ ہم خرما و ہم ثواب کا معاملہ ہے، زیارت اور بیان سے مستفید بھی ہوتے ہیں، اور اعتکاف کا ثواب الگ ہی ہے، بعد میں جب حضرت شیخ کو علم ہوا تو ان کے لیے کھانا حضرت کے گھر سے آنے لگا، بالآخر شعبان ۱۳۸۵ھ میں حضرت شیخ نے باضابطہ بیعت کر کے تربیت شروع کر دی، اور دھیرے دھیرے اسم ذات کا ذکر پانچ ہزار اور بیس پارے روز تلاوت قرآن کا معمول بن گیا، جنوری ۱۹۸۹ء سے حجاز مقدس کے مکیں ہو گیے، ۲۷/ رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ عشا کی نماز کے بعد دار الطلبہ جدید مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور میں حضرت شیخ نے اجازت مرحمت فرمائی، اکمال الشیم، ارشاد الملوک، تربیت السالک مطالعہ میں رکھنے کا حکم ملا۔

مولانا کی خواہش دیار رسول میں قیام کی تھی، جذبہ اور شوق خلوص کے ساتھ ہو تو اس کی تکمیل کی شکل نکل ہی آتی ہے، چنانچہ جلد ہی اللہ رب العزت نے انہیں دیار حبیب میں بلا لیا، اور وہیں آپ متمکن ہو گیے اور پھر دھیرے دھیرے والدین برادران کو بھی وہیں بلا لیا اور ان کی تعلیم وتربیت میں مشغول رہے، بچے جتنے ہیں سب کی ولادت وہیں ہوئی، اس طرح پورا خاندان ہی دیار حرم میں قیام کی سعادت سے بہرہ ور ہو گیا۔

مولانا کی تدریسی صلاحیت مضبوط تھی اور یہ ان کا محبوب مشغلہ پوری زندگی رہا، وہ بڑے شوق وذوق سے طلبہ پر محنت کرتے اور ان سے محنت کراتے تاکہ وہ کسی کام کے ہو جائیں، مولانا محمد عثمان معروفی نے ان کی تدریسی شان کے بارے میں لکھا ہے۔

''مولانا......ایک کامیاب مدرس ہیں، نیک نیتی اور اخلاص کے پیکر ہیں، جو کچھ پڑھاتے ہیں، چاہتے ہیں کہ وہ سب طلبہ کے قلوب واذہان میں پیوست ہو جائے، طلبہ سے تمرین خوب کراتے ہیں، ان کو اسباق سمجھا کر رٹاتے ہیں اور ان کو محنت کا عادی بناتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ کے پڑھائے ہوئے تلامذہ دوسرے مدارس میں جا کر کامیاب ہوتے ہیں اور مطلوبہ جماعت میں بآسانی داخلہ پا جاتے ہیں، آپ کا طریقۂ تدریس اجتہادی شان کا حامل ہے۔''

مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ نے تصنیف وتالیف کا بھی اچھا ذوق عطا فرمایا تھا، چنانچہ انہوں نے سلسلہ فیوض الحرمین کے نام سے اسباق صرف، اسباق نحو وغیرہ کے نام سے مختلف رسائل لکھے، جو مکتبہ خلیلیہ محلّہ مفتی سہارنپور یوپی سے طبع ہو کر مقبول ہوئے، یہ دونوں رسائل میزان الصرف اور نحو میر کو سامنے رکھ کر آسان زبان میں ترتیب دیے گیے ہیں، اس پر تقریظ حضرت مولانا محمد عاقل صاحب کی اور مقدمہ مولانا محمد عثمانی معروفیؒ کا ہے، اس کتاب میں مولانا نے ہر ہر سبق کا مختصر مختصر نقشہ مرتب کیا ہے، ان نقشوں کی مدد سے کتاب کا سمجھنا آسان تر بنا دیا ہے۔

مولانا عثمان معروفیؒ لکھتے ہیں۔ ''انگلیوں کے پوروں پر ماضی ومضارع کے چودہ چودہ صیغے اسی طرح چودہ چودہ ضمیریں ہر ایک پور پر ایک ایک صیغے اس طرح مرقوم کیے ہیں کہ ذہن تمام صیغوں کو بہت جلد گرفت میں لے لیتا ہے، اور وہ صیغے ذہن پر نقش ومرتسم ہو جاتے ہیں۔''

مولانا نے ایک مدرسہ وخانقاہ بھی خلیلیہ کے نام سے دھرم پور ضلع جموئی بہار میں قائم کیا تھا اور سال میں دو ایک بار وہاں تشریف لایا کرتے تھے، پوری زندگی حرمین شریفین میں گذری، لیکن بہار کی خاک سے اٹھے اس عظیم انسان کو یہاں کی مٹی کھینچ لائی تھی، چنانچہ تدفین خانقاہ خلیلیہ دھرم پور ضلع جموئی میں ہوئی۔

حج؛ مبارک دیار کا مقدس سفر

مولانا انیس الرحمن قاسمی ناظم امارت شرعیہ

حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے، حج کی فرضیت کو بتاتے ہوئے اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے: ''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہے، وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی اس کا انکار کرے، اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔'' (سورۃ آل عمران: ۹۷)

عبادتوں میں حج کو اللہ نے ایک خاص درجہ دیا اور یہ زندگی میں ایک بار ایسے تمام لوگوں پر فرض ہے، جو صحت اور تندرستی کے ساتھ بیت اللہ تک جانے کی استطاعت بدنی اور مالی رکھتے ہوں؛ یعنی ضرورت سے زائد جس کے پاس اتنا مال ہو کہ متوسط طور پر خرچ کے ساتھ سواری سے، وہاں جائے اور حج کر کے واپس آ جائے تو ایسے شخص کے اوپر حج فرض ہوتا ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں، جن کو اللہ نے مال بھی دے رکھا ہے اور صحت بھی، مگر وہ حج کو نہیں جاتے ہیں اور فریضۂ حج کو ٹالتے رہتے ہیں، کبھی بڑھاپے میں حج کو جاتے ہیں، حالاں کہ اس وقت ضعف وکمزوری کی بنا پر حج کے ارکان ٹھیک سے ادا نہیں کر پاتے ہیں؛ اس لیے چاہیے کہ صحت کی حالت میں حج کو جائے اور سستی نہ کرے؛ اس لیے کہ اگر حج وقت پر ادا نہ ہوا تو پھر سال بھر کے بعد اس کا وقت آئے گا اور معلوم نہیں کہ سال بھر تک زندگی باقی رہے گی، یا نہیں؟ اور اسی طرح صحت وفراغت کی حالت ایسی رہے گی، یا نہیں؟ اس لئے حج کو کسی کی شادی، مکان کی تعمیر وغیرہ کی مشغولیت سے مؤخر نہیں کرنا چاہیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو، اس کو جلدی کرنی چاہیے۔'' (سنن أبی داؤد)

اور جو شخص حج فرض ہونے کے باوجود حج نہ کرے تو کچھ بعید نہیں کہ اس کا خاتمہ ایمان واسلام والے کے بجائے یہودی، یا نصرانی جیسا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جو شخص بیت اللہ تک جانے کی صلاحیت رکھتا ہو، اس کے باوجود بغیر حج کئے دنیا سے چلا گیا تو اس کو اختیار ہے خواہ یہودی ہو کر مرے، یا نصرانی ہو کر''۔ (سنن أبی داؤد، باب التجارۃ فی الحج)

حقیقت میں حج ایک ایسی عبادت ہے، جس کا کوئی بدل نہیں؛ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو، اس کو جلدی کرنی چاہیے۔'' (بخاری شریف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے: ''جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس میں فحش کلام اور گناہ نہیں کیا تو وہ حج سے اس طرح واپس آئے گا، جیسے وہ آج پیدا ہوا ہے۔'' (بخاری شریف)

اس لیے حج کے سفر میں خاص طور پر اس بات کا اہتمام ہونا چاہیے کہ کسی طرح کی بے حیائی، گناہ اور لڑائی جھگڑا نہ ہو، جیسا کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے: ''جس نے ایام حج میں حج فرض ادا کیا، وہ حج میں بے حیائی، برائی اور جھگڑا لڑائی نہ کرے۔'' (سورۃ البقرۃ: ۱۹۷)

جس نے ایام حج میں حج فرض ادا کیا، وہ حج میں بے حیائی، برائی اور جھگڑا لڑائی نہ کرے اور وہ دیگر گناہوں سے حج میں بچے اور اپنے اوقات کو ذکر وعبادت میں لگائے، اس کا حج مقبول ہوگا اور بلا شبہ ایسا حج افضل عبادت کے ساتھ ساتھ افضل جہاد بھی ہے، چناں چہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا، پھر سوال کیا گیا کہ اس کے بعد؟ تو فرمایا: حج مبرور''۔ (صحیح البخاری)

ایک دوسری روایت میں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول! ہم جہاد کو سب سے افضل عمل دیکھ رہے ہیں، پس ہم لوگ کیوں نہیں جہاد میں شرکت کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں؛ لیکن افضل جہاد حج مبرور ہے''۔ (صحیح البخاری)

یہی وجہ ہے کہ جب حج کرنے والے نویں (۹) ذی الحجہ کو عرفات کے میدان میں پہنچتے ہیں تو وہ اللہ کی خصوصی رحمت اور فضل کے مستحق ہوتے ہیں، اس دن سب سے زیادہ عذاب کے مستحق بندوں کو آگ سے چھٹکارا ملتا ہے، اس لیے اس دن کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر حاجی کو چاہیے کہ وہ میدان عرفات پہونچ کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس آخری خطبہ پر توجہ دے، جس میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جان ومال، عزت وآبرو کے احترام اور حرام امور وسود سے بچنے کی خاص طور پر تاکید کی ہے اور ''ہر امتی کو داعی بننے'' کی ذمہ داری دے کر یہ فرمایا تھا: ''فلیبلغ الشاھد الغائب'' (صحیح البخاری، باب الخطبۃ أیام منی) اس لیے عرفہ سے واپسی پر حاجی کو دین کا داعی بننا چاہیے۔ حج کرنے والا جب بیت اللہ پہنچے تو اسے چاہیے کہ اس کا طواف کرے اور اللہ جل شانہ سے یہ دعا کرے: ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۲۰۱)''

اے ہمارے رب! دے ہم کو دنیا میں خوبی اور آخرت میں اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''طواف کرنے والے کے ساتھ ستر فرشتے لگا دیئے جاتے ہیں اور جو شخص ''اللّٰھم إنی أسألک العفو والعافیة فی الدنیا والآخرۃ ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرۃ حسنة وقنا عذاب النار''. کہے، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں''۔ (سنن ابن ماجہ)

لہذا حج کرتے وقت نیت کو اللہ کے لئے خالص کرے اور ریا ودکھاوے سے بچے اور خشوع وخضوع کے ساتھ ایسی توبہ کرے، جس میں یہ عزم ہو کہ وہ دوبارہ گناہ نہیں کرے گا، اپنے اعضاء وجوارح اور زبان کی حفاظت کرے؛ تاکہ ان سے کوئی کام ایسا سرزد نہ ہو، جو اس مبارک جگہ میں اللہ کے غضب کو دعوت دینے والا ہو؛ اس لیے وہ ہمہ دم اس بات کی فکر میں رہے کہ اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کرے اور احرام کی حالت میں اپنے آپ کو تلبیہ اور دعا کی حالت میں مشغول رکھے اور ممکن حد تک نیک اعمال انجام دے، ایک دوسرے کی خدمت کرے اور صدقہ وخیرات کرے؛ اس لیے کہ اس مبارک جگہ کی تھوڑی سی عبادت بھی احرام کی حالت میں خصوصی طور پر بڑے اجر وثواب کا مستحق بناتی ہے۔ (بقیہ صفحہ ۷/ پر)

جین فرقے کے خلاف مہم کیوں

شکیل شمسی

ہندوستان نے دنیا کو ہندو، جین، بودھ اور سکھ مذاہب دیے ہیں، لیکن بدقسمتی سے دنیا کے عام لوگوں نے ان چاروں کو ہمیشہ ایک ہی مذہب سمجھا، حالانکہ ان میں مرنے کے بعد جلائے جانے کے علاوہ کچھ بھی یکساں نہیں تھا، ہندو مذہب اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اس کائنات کا ایک خالق ہے، جب کہ جین مذہب کے لوگوں کے حساب سے نہ تو کوئی اس دنیا کو بنانے والا ہے، نہ کسی نے انسانوں کی تخلیق کی ہے، اسی طرح بودھسٹ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ نہ تو کوئی آتما ہے، نہ پرماتما، بس زندگی ایک روپ سے دوسرا روپ اختیار کرتی رہتی ہے، سکھ مذہب تو ان سے بالکل ہی مختلف ہے، اس میں نہ تو مورتی پوجا جائز ہے، نہ کسی دیوی دیوتا کی پرستش، سکھوں میں گرو اور گرو گرنتھ صاحب کے علاوہ کسی کے احکام نہیں چلتے، واضح ہو کہ عقائد کے اسی فرق کی وجہ سے ماضی میں ہندستان میں بودھ ازم، اور جین ازم کو بہت مظالم کا شکار بننا پڑا، بودھسٹ لوگوں کی تو یہ حالت ہوگئی تھی کہ وہ ہندوستان چھوڑ کر دوسرے ممالک میں آباد ہوگئے، اور جین فرقے نے اسی میں عافیت سمجھی کہ وہ خود کو ہندو سماج کا ہی حصہ بنالے۔ سکھوں کو بھی ۸۰/کی دہائی میں کس طرح تہہ تیغ کیا گیا، اس سے آپ سب اچھی طرح واقف ہیں، مسلمانوں اور عیسائیوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے، اس کی تو خیر شکایت ہی کیا، کیوں کہ ان کو تو غیر ملکی مذہب سمجھا جاتا ہے، مگر حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ راجستھان اور گجرات سمیت کئی صوبوں میں پچھلے کئی برسوں سے جین فرقے کے خلاف ہندو تنظیمیں کھل کر پروپیگنڈہ کر رہی ہیں، خاص طور پر ''انوپ منڈل'' نام کی ایک انتہا پسند تنظیم کی جانب سے جین فرقے کے خلاف مسلسل ایسی باتیں پھیلائی جا رہی ہیں، جن سے ہندوؤں کے دلوں میں ان کے لیے نفرت پیدا ہو، انوپ منڈل جیسی تنظیموں کا کہنا ہے کہ ملک میں ماحولیات کی آلودگی بڑھانے میں اور انسانوں کو ہلاکتوں کے لیے جین فرقے کی خفیہ اور پراسرار عبادتوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اس کے علاوہ ہندو فرقے کی طرف سے جونا گڑھ کے پہاڑی علاقے گرنار ہلز میں واقع ۲۲/ویں تیرتھانکر کے نروان استھل پر مسلسل قبضے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ۲۰۰۶ء سے وہاں ہندو فرقے کے لوگ گرنار جی میں جین فرقے کی جانب سے کروائی جانے والی تعمیرات پر یہ کہہ کر اعتراض جتا رہے ہیں، کہ وہاں ہندوؤں کا قدیم مندر ہے، اس کے علاوہ کچھ جین بلاگرس نے لکھا ہے کہ بہار کے مندر اچل پروت کہے جانے والے علاقے میں ۱۲/ویں تیرتھانکر وسو پوجیہ سوامی کی یاد میں بنے شری مندر گری نام کے دگمبر جین مندر پر بھی ہندو فرقے نے یہ کہہ کر اپنا حق جتانا شروع کر دیا ہے کہ یہ مندر جس پہاڑ پر بنا ہے، اسی پہاڑ کا استعمال سمندر منتھن کے لیے ہوا تھا، ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف بابری مسجد ہی نہیں دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں پر بھی ہندو انتہا پسندوں کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں، ادھر جین فرقے کی کچھ تنظیمیں اور جینی بلاگرس اب یہ بھی الزام لگا رہے ہیں کہ ان کے درجنوں مذہبی رہنماؤں کو انوپ منڈل جیسی انتہا پسند تنظیموں نے روڈ ایکسیڈنٹ کی آڑ میں قتل کر دیا ہے، واضح ہو کہ جین فرقے کے مذہبی رہنما اور سادھویاں ہمیشہ ننگے پیر رہتے ہیں اور ایک شہر سے دوسرے شہر جانے کے لیے کسی سواری پر سفر کرنے کے بجائے پیدل ہی جاتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کو سڑک حادثوں کی آڑ میں قتل کرنا بہت آسان ہے۔

۲۰۰۹ء میں تو اتنے جین سادھو سادھویاں روڈ ایکسیڈنٹ کا شکار ہوئے کہ اس وقت ایک تعزیتی نشست میں جین گرو آچاریہ ابھئے دیو سر جی مہاراج نے حکومت کو الٹی میٹم دیا کہ اگر حکومت نے اس معاملے کو ۲۴/گھنٹوں میں حل نہیں کیا تو جین بھی اہنسا کو ترک کر کے ہتھیار اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ لیکن اس دھمکی کا نہ تو کوئی اثر ہوا اور نہ جین فرقہ ہتھیار اٹھا سکا۔ اس کے بعد بھی مختلف سڑک حادثوں میں کئی جین گرو اور سادھویاں ہلاک ہو چکی ہیں، مگر کسی بھی صوبائی حکومت نے آج تک کوئی انکوائری نہیں بٹھائی، اور ان سب واقعات کو ایک سازش سمجھنے کے بجائے ایک حادثہ بنا کر ہی ٹال دیا۔ اسی وجہ سے جین فرقے کی طرف سے سوشل میڈیا پر مسلسل اس بات کو لے کر اپنے فرقے پر تنقید کی جا رہی ہے کہ اہنسا پر یقین رکھنے کی وجہ سے ان کو کچلا جا رہا ہے، مگر بات یہیں تک محدود نہیں ہے، کئی شہروں میں انوپ منڈل کے لوگوں نے جین فرقے کے خلاف جلوس نکالے ہیں، جلسے کیے ہیں، اور ریلیوں میں حکومت ہند سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جین فرقے کی مشتبہ حرکات وسکنات پر گہری نظر رکھے، اور ان کی غیر قانونی سرگرمیوں پر قدغن لگائے۔

جین فرقے کے ساتھ ہونے والے اس سلوک کے بعد کیا یہ بات یقینی نہیں ہو جاتی کہ اس ملک کو ایک ہی فرقے کی جاگیر بنانے کی کوئی گہری سازش چل رہی ہے؟

یہ سیاست ہمیں کہاں لے جا رہی ہے

احمد جاوید

یہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے تحت پہلے صوبائی انتخابات کے بعد کا زمانہ تھا۔ ملک کے اکثر صوبوں میں کانگریس کی حکومت تھی۔ جمعیۃ علماء ہند کے قدآور رہنما اور اس کے بانیوں میں سے ایک، امارت شرعیہ پھلواری شریف اور مسلم انڈیپنڈنٹ پارٹی کے بانی حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ نے 'گاندھی اور کانگریس' کے عنوان سے گاندھی جی کے فلسفہ کی بنیادوں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا تھا کہ عام کانگریسیوں نے گاندھی جی کے فلسفہ کو بطور عقیدہ نہیں بلکہ وقتی حکمت عملی کی حیثیت سے قبول کیا ہے۔ انہوں نے لکھا تھا کہ ''گاندھی جی کے پرستاروں میں سب سے اونچا درجہ ورکنگ کمیٹی کے ارکان کے علاوہ ان کا ہے، جو کانگریسی حکومتوں میں منصب وزارت پر فائز ہیں، لیکن دنیا جانتی ہے کہ جیسے ہی انہوں نے وزارت سنبھالی، ان کی معاشرت میں ایک نمایاں انقلاب برپا ہوگیا، اور وہ انقلاب ارتجاعی نہیں ہے، بلکہ ارتقائی ہے''۔

خبر آئی ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں پرینکا گاندھی نے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس کے قاتل یہیں، اسی کمرے میں موجود ہیں، تو میرے کانوں میں اسی بیاسی (۸۰-۸۲) سال قبل مولانا سجادؒ کے لکھے ہوئے یہ الفاظ کسی دھماکے کی طرح گونج اٹھے۔ آپ یہاں پر مولانا کا یہ تاریخی جملہ ملاحظہ کریں اور اپنے گردوپیش کا جائزہ لیں کہ انہوں نے کتنی سچی اور کیسی تلخ حقیقت کی نشاندہی کی تھی۔ قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید۔ ''اگر انگریز کھدر اور گاندھی جی کی وضع قطع اختیار کر کے حکومت کرنے لگیں تو گاندھی جی کے سوراج کا مفہوم حاصل ہو جائیگا''۔ یہ فقرہ اس وقت لوگوں کو جتنا تلخ لگا ہوگا، آج آپ کو اتنا ہی سچ لگے گا۔ ملک کے پاس دنیا کا ایک بہترین آئین تھا۔ انگریزوں سے جو نظام حکومت ہمیں منتقل ہوا، گرچہ رشوت ستانی اور بدعنوانی میں گلے گلے تک ڈوبا ہوا تھا لیکن یہ ایک مضبوط اور آزمودہ نظام تھا، تجربہ کار عملہ اور ذہین وباصلاحیت بیوروکریسی رکھتا تھا۔ کانگریس نے یہاں مسلسل چالیس پینتالیس سال حکومت کی، اس کی قیادت چاہتی تو اس مدت میں ملک کی کایا پلٹ دیتی، ذہنوں اور مزاجوں میں جمہوریت راسخ کر سکتی تھی، آئندہ کئی نسلوں کی ایسی تعلیم وتربیت کر سکتی تھی کہ ذات پات، چھوا چھوت، فرقہ واریت اور توہم پرستی جیسی لعنتوں کی اس پر دال نہ گلتی، ملک کو بہترین افرادی قوت حاصل ہوتی، سوا لگ لیکن ایسا نہیں کیا۔ الٹے اقتدار کی بندر بانٹ میں ایسی ہر لعنت کے محرکات وعوامل کو شریک کر لیا بلکہ انگریزوں کے جانے کے بعد یہ روش زیادہ بے لگام ہوگئی، نت نئے جاگیردار پیدا ہونے لگے، سیاستدانوں، ٹھیکیداروں اور حکام کی تکڑی نے ملک کے نظام اور وسائل کو یرغمال بنا لیا اور جیسا کہ مولانا محمد سجاد کی چشم بصیرت نے ابھی آزادی ملنا باقی ہی تھی کہ دیکھ لیا تھا کہ کانگریسیوں کی ذاتی زندگیوں کا یہ انقلاب وقتی اور ارتجائی نہیں بلکہ ارتقائی ہے یعنی یہ تو ابتدا ہے۔ وقت نے دیکھا کہ بڑھتے بڑھتے معاملہ کہاں پہنچ گیا۔

ملک کے موجودہ انتخابی نظام میں سیاسی کارکنوں کا بہت ہی اہم کردار ہے، آپ نے شاید کبھی غور نہیں کیا کہ یہ کہاں سے آتے، کیسے بنتے اور کن ٹکسالوں میں ڈھلتے ہیں۔ اپنے گردوپیش کا جائزہ لیں، آپ پائیں گے کہ یہ بے روزگاروں کی وہ فوج ہے جو دراصل چھٹ بھیئے لیڈروں اور ٹھیکیداروں کے ذریعے بھرتی کی جاتی ہے۔ اس فوج کو بنانے میں حکومت کی تعلیمی اور معاشی پالیسیوں کا کلیدی کردار ہے۔ ملک کا تعلیمی نظام پہلے ہی 'کلرکوں کی فیکٹری' تھا، اب سیاسی کارکنان بھی پیدا کرنے لگا۔ اسکول کالجوں سے ہنرمند افراد، ذہین اور تعقل پسند نوجوانوں اور اعلیٰ ذہنوں کے بجائے جھنڈا برداروں اور بھیڑ کا حصہ بننے والوں کی جماعتیں نکلنے لگیں۔ صورت یہ ٹھہری کہ پہلے بے روزگاروں کی فوج پیدا کرو، پھر ان کو مختلف حوالوں سے سیاسی لیڈروں اور ان کے پروردہ ٹھیکیداروں کا غلام بناؤ اور پھر ان کی مدد سے الیکشن جیت لو۔ جب تک سیاستدانوں، ٹھیکیداروں اور بیوروکریسی کی یہ تکڑی کانگریس کے حق میں تھی، اقتدار کی لونڈی اس کے بالاخانوں پر رقص کرتی تھی، جس دن اس مثلث پر بی جے پی کا قبضہ ہوا، بازی اس کے حق میں پلٹ گئی۔ پہلے اس نے سیاسی لیڈروں کو خریدا، پھر سرمایہ داروں اور صنعت کاروں کو ملایا جن کی دولت نے بہت سی صفیں الٹ دیں، اس کی ابتدا گجرات سے ہوئی تھی لیکن پھر ملک و بیرون ملک جہاں دیکھیے وہیں سے اس پر دولت کی بارش ہونے لگی، اب اس کے لیے بے روزگاروں کی فوج کو استعمال کرنا زیادہ آسان تھا۔ فوج اور بیوروکریسی میں تو اس نے آزادی سے پہلے ہی اپنی 'شاکھاؤں' کے تربیت یافتہ نوجوانوں کی بھرتیاں شروع کر دی تھیں۔ ذات پات اور دین دھرم کا کارڈ ان سب پر مستزاد تھا۔ کانگریس جو کچھ کاٹ رہی ہے، اس کی اپنی ہی بوئی ہوئی فصل ہے۔ بی جے پی نے ترقی اور روزگار کا نعرہ لگا کر اقتدار پر قبضہ کیا، اس نے اس کے لیے ساٹھ ماہ کا وقت مانگا تھا لیکن اس مدت میں اس نے بے روزگاری میں مزید اضافہ کیا، کسانوں اور مزدوروں کی حالت اور بھی قابل رحم ہوگئی۔ ہاں! اس نے غریبوں کو چھوٹے موٹے فائدے پہنچائے، گیس کے چولہے اور سیلنڈر بانٹے، بینکوں میں کھاتے کھلوائے، لڑکے لڑکیوں کے لیے تربیتی مراکز کھولے جن میں چھوٹے موٹے کاموں کی تربیت دی، چھوٹے چھوٹے قرض بانٹے اور بے روزگاروں کی اسی فوج نے جن کی تعداد انہوں نے پانچ سال میں ۵/کے بالمقابل ۱۷/سے ۲۷/فیصد تک بڑھائی تھی، مودی کو دوبارہ اقتدار میں پہنچا دیا۔ ان سے ساٹھ ماہ کا وقت مانگا، انہوں نے ایک سو بیس ماہ دے دیئے۔ معاملہ زیادہ خطرناک نہ ہوتا، ہم اپنی بربادی کا جشن مناتے آئے تھے، ایک بار اور منا لیا تو کونسا آسمان ٹوٹ پڑا لیکن خطرہ یہ ہے کہ ایشیا کے ملکوں میں وہی صف بندی ہو رہی ہے جو پہلی جنگ عظیم کے بعد کے یوروپ میں ہو رہی تھی اور ہندوستان کے نوجوانوں کے ذہنوں میں پل رہی بے چینیوں کا رخ اسی طرح حکومت کی ناکامیوں کے بجائے ملک کے دشمنوں اور قوم کے غداروں کی طرح پھیر دیا گیا ہے جس طرح جرمنی اور اٹلی کے نازیوں اور فاشسٹوں نے اپنے بے روزگاروں کے ذہنوں میں منافرت کا زہر گھول کر ان کو اپنے ساتھ کھڑا کیا تھا۔ ہندوستان آج جس قدر تقسیم ہے پہلے کبھی نہ تھا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس اکیسویں صدی میں بھی کسی ملک کی قیادت اس کو بیسویں صدی کے نصف اول میں لے جا کر انتہا پسندانہ قوم پرستی کی وہی قیمت ادا کرنے کے لیے تیار ہوگی جو یوروپ کے ملکوں نے دو عالمی جنگوں کے درمیان اور اس کے بعد چکائی تھی لیکن خوف کے سانپ پھر بھی ذہنوں میں سرسرا رہے ہیں۔ ملک میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کی جو حالت ہے اور راشٹرواد کے جنون کو جس انداز میں سینچا جا رہا ہے، جس طرح دہشت گردانہ حملوں کی مبینہ ماسٹر مائنڈ پرگیا ٹھاکر کو پارلیمنٹ پہنچایا گیا، بجرنگ دل کے ایک ایسے لیڈر (پرتاپ شرنگی، بالاسور سے لوک سبھا میں بی جے پی کارکن) کو مرکزی کابینہ میں جگہ دی گئی جو عیسائیوں کے قتل کے مقدموں میں ماخوذ رہا ہے یہاں تک کہ گاندھی جی کے قاتلوں کو کھلے عام دیش بھگت اور بابائے قوم کو ہندوؤں کا دشمن کہا جا رہا ہے، وہ اس خطرے کو مضبوط بنیادیں فراہم کرتی ہیں۔

اب ہمارے سامنے ایک ہی امید ہے اور وہ ہے اس ملک کا اجتماعی ذہن وضمیر کہ انسان کی فطرت میں اگر نفرت و عداوت اور ظلم وتشدد ہے تو عدل وانصاف اور امن وآشتی بھی ہے اور وہ بہت دنوں تک ایک حالت پر نہیں رہتی، عین ممکن ہے کہ ملک کی سیاست نے کل کلاں کوئی کروٹ لے لی ور مودی نے ملک کے لوگوں سے جو ساٹھ ماہ وقت مانگا تھا وہ ایک سو بیس ماہ میں ختم ہو جائے ورنہ ہم کو آپ کو ایک اور جنگ آزادی لڑنی ہے اور یہ جنگ، اقتدار میں خواہ بی جے پی رہے یا کانگریس، ہر صورت میں لڑنی ہوگی۔ اس ملک کی سیاست اسی دن نئی کروٹ لے گی جب سیاستدانوں، ٹھیکیداروں اور بیوروکریسی کا گٹھ جوڑ ٹوٹے گا، بے روزگاروں کی فوج ان کی غلامی سے چھوٹے گی اور ملک کے نظام میں جوہری تبدیلیاں آئیں گی۔ راہل، پرینکا اور کانگریس کے دوسرے جواں سال قائدین سے سوال ہے کہ کیا وہ اس کے لیے تیار ہیں؟ اگر ہیں تو آنے والا کل ہمارا ہے ورنہ خدا جانے یہ ماہ وسال کیا لاتے ہیں؟

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت کے کارنامے

مولانا نورالحق رحمانی استاذ المعهدالعالی امارت شرعیه

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت کا سب سے پہلا اور اہم مسئلہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے اس لشکر کی روانگی کا تھا جسے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفات میں حضرت زید بن حارثہ کے خون کا انتقام لینے کے لئے ان کے صاحبزادے حضرت اسامہ بن زید کی قیادت میں رومیوں سے مقابلہ کرنے کیلئے شام روانہ کیا تھا، لیکن جب یہ لشکر مدینہ منورہ سے روانہ ہوکر مقام ''جرف'' پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت نے شدت اختیار کرلی، یہ لشکر وہیں رک گیا، اس لشکر میں اکابر صحابہؓ اور اکثر خلفاء راشدین شامل تھے، وہ سپہ سالار کی اجازت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے آیا جایا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کے رکنے پر اعتراض نہیں کیا، بلکہ یہ وصیت فرمائی کہ اس لشکر کو واپس نہ بلایا جائے، بلکہ محاذ جنگ پر ہر حال میں بھیجا جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اکابر صحابہ کو مشورہ کے لئے طلب کیا اور ان کے سامنے اس نازک مسئلہ کو رکھا، مدینہ کے قرب وجوار میں جو مرتد قبائل عرب اور منکرین زکوۃ تھے ان کو یہ علم تھا کہ لشکر کی روانگی کے بعد مدینہ میں مطلقاً فوج نہیں رہے گی جو مدینہ کی حفاظت کرے، یہ مرتدین ومنکرین مدینہ پر حملہ کے لئے پر تول رہے تھے، اور موقع کی تلاش میں تھے، اس مصلحت کی بنیاد پر حضرت عمر فاروقؓ اور دیگر صحابہ کی رائے یہ تھی کہ فی الحال اس لشکر کی روانگی کو ملتوی رکھا جائے کہ ملک کی حالت ابتر ہے، اور مرکز کو خالی کرکے فوج کو باہر بھیجنا کسی طرح مناسب نہیں، حالات سازگار ہوجائیں تو لشکر روانہ کیا جائے لیکن حضرت صدیق اکبر کو اس معاملہ میں شرح صدر تھا جس لشکر کی روانگی کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میں کسی حال میں اسے نہیں روک سکتا، خواہ میں مدینہ میں تنہا رہ جاؤں اور کوئی درندہ مجھے تنہا پاکر پھاڑ کھائے۔ اس کے بعد آپ نے یہ حکم دیا کہ جو لوگ اس لشکر میں شامل تھے وہ فوراً لشکرگاہ میں پہنچ جائیں، صحابہ نے فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور حضرت اسامہ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوگئے، خود خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس لشکر کو رخصت کرنے کے لئے پیادہ پا مدینہ سے باہر لشکرگاہ تک تشریف لے گئے، حضرت اسامہ سواری پر سوار تھے اور آپ پیدل چل رہے تھے، حضرت اسامہ نے عرض کیا کہ یا تو آپ سوار ہوجائیں یا میں سواری سے اتر کر پیدل چلوں، آپ نے فرمایا نہ تمہیں سواری سے اترنے کی ضرورت ہے اور نہ میں سوار ہوں گا، دونوں میں سے کوئی بات نہیں ہوگی، اس میں کیا حرج ہے اگر میں تھوڑی دیر اللہ کی راہ میں اپنا قدم غبار آلود کروں، غازی کے ہر قدم کے عوض سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ حضرت ابوبکر کا مقصد سپہ سالار اسلام کے مقام ومرتبے سے لوگوں کو واقف کرانا تھا، اس لئے وہ ان کی رفاقت میں کچھ دور تک پیدل چلے اور جہاد سے متعلق دس قیمتی نصیحتیں فرمائیں: (۱) خیانت نہ کرنا (۲) جھوٹ نہ بولنا (۳) بدعہدی نہ کرنا (۴) بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا (۵) کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹنا نہ جلانا (۶) کھانے کی ضرورت کے سوا اونٹ، بکری، گائے وغیرہ کو ذبح نہ کرنا (۷) جب کسی قوم پر گذر ہو تو اس کو نرمی سے اسلام کی طرف بلاؤ (۸) جس کسی سے ملو اس کے حفظ مراتب کا خیال رکھو (۹) جب کھانا تمہارے سامنے آئے تو اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرو (۱۰) یہودیوں اور عیسائیوں کے ان لوگوں سے جنہوں نے دنیاوی تعلقات سے الگ ہوکر اپنے عبادت خانوں میں رہنا اختیار کررکھا ہے کوئی تعرض نہ کرو۔ ان تمام کاموں میں جن کے کرنے کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو دیا ہے نہ کمی کرنا نہ زیادتی، اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں کفار سے لڑو۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ اسامہ کو یہ نصیحتیں کرکے مقام جرف سے واپس لوٹے، واپس ہوتے وقت آپ نے اسامہ سے کہا کہ اگر تم اجازت دو تو حضرت عمر میری مدد اور مشورہ کے لئے میرے پاس رہ جائیں، حضرت اسامہ نے فوراً حضرت عمر کی مدینہ میں رہنے کی اجازت دیدی، اس کے بعد جب بھی حضرت عمرؓ حضرت اسامہ سے ملتے تو کہتے **السلام علیک أیها الامیر** (امیر آپ پر سلام ہو) (البدایہ والنھایۃ ۳۰۵/۶) (تاریخ اسلام حصہ ۲۶۴)

ایسے نازک وقت اور پرخطر حالات میں مدینہ سے باہر لشکر اسامہ کی روانگی مصلحت اور تدبر کے خلاف معلوم ہورہی تھی اور اکثر صحابہ اس کے حق میں نہیں تھے، لیکن اس کا نہایت خوشگوار اثر مرتب ہوا، اس لشکر کی روانگی سے سارا ملک تھرا اٹھا، لوگوں کو یقین آگیا کہ مسلمان بڑے مضبوط اور طاقتور ہیں، ان کے پاس پوری قوت نہ ہوتی تو اس طرح فوجیں روانہ نہ کرتے، نتیجہ یہ ہوا کہ دشمنان اسلام کے چھکے چھوٹ گئے، اور لڑائی کے بغیر لاکھوں افراد تابعدار بن گئے، مسیلمہ کذاب اور دیگر مدعیان نبوت مارے گئے، اور ملک میں چاروں طرف اسلام کا ڈنکا بجنے لگا، ایسے پرخطر اور نازک حالات میں یہ لشکر مدینہ سے روانہ ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق دروں وبلقاء کی وادیوں میں پہونچکر رومی لشکر سے لڑائی شروع کردی، اور چالیس دنوں کے بعد رومیوں کو شکست دے کر اور بے شمار مال غنیمت اور قیدی لے کر حضرت زیدؓ کا انتقام لے کر اور شام کے ملحقہ علاقہ کے لوگوں کو مطیع وفرماں بردار بنا کر مدینہ منورہ واپس ہوئے، خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے ساتھ مدینہ سے باہر نکل کر ان کا خیر مقدم کیا، بہرحال حضرت اسامہؓ کا رومیوں کے لشکر کو شکست دے کر سلامتی کے ساتھ مال غنیمت لے کر واپس آنا اور اس خبر کا سارے ملک میں مشہور ہونا بہت مفید ثابت ہوا، آئندہ باغیوں اور سرکشوں کو زیر کرنے اور ملک کے امن وامان کو بحال کرنے میں اس غنیمت سے مسلمان کو بڑی مدد ملی اور فوجی دستوں کی روانگی اور سامان سفر کی تیاری آسان ہوگئی۔

مدعیان نبوت کی سرکوبی: دوسرا اہم مسئلہ اور عظیم فتنہ نبوت کے جھوٹے مدعیوں اور ان کے پیروکاروں کا تھا، حجاز مقدس کے قریبی علاقہ یمامہ اور یمن میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر زمانہ ۱۰ھ میں نبوت کا جھوٹا دعوی کیا، اسود عنسی یمنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں اپنے ایک غلام کے ہاتھوں مارا گیا، مسیلمہ کذاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا: ''**من مسیلمة رسول اللہ الی محمد رسول اللہ.**'' یعنی اللہ کے رسول مسیلمہ کذاب کی طرف سے اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ ''**انی اشرکت معک فی الامر.**'' اور نبوت میں آپ کے ساتھ شریک کیا گیا، آدھی دنیا آپ کی ہے اور آدھی میری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں لکھا: ''**من محمد رسول اللہ إلی مسیلمة الکذاب، والسلام علی من اتبع الھدی.**'' اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مسیلمہ کذاب کے نام، سلامتی ہو، اس پر جو ہدایت قبول کرے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فتنہ کی سرکوبی کا خیال تھا کہ بہت جلد آپ دنیا سے رخصت ہوگئے، آپ کی وفات کے بعد اور بھی بہت سے نبوت کے مدعی اٹھ کھڑے ہوئے، مسیلمہ کے علاوہ طلیحہ بن خویلد، مالک بن نویرہ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا، اور مرد تو مرد بعض عورتیں بھی اس خبط میں مبتلا ہوگئیں، چنانچہ قبیلہ تمیم کی ایک خاتون سجاع بنت حارثہ نے بھی نہایت زور شور کے ساتھ نبوت کا دعوی کیا اور اپنی طاقت کو مضبوط کرنے کے لئے مسیلمہ کذاب سے شادی کرلی اور آہستہ آہستہ یہ فتنہ وباء عام کی طرح پورے عرب میں پھیل گیا، ان مدعیان نبوت نے منکرین زکوۃ کو بھی اپنے ساتھ شامل کرلیا اور انہیں یہ رعایت دیدی تھی کہ پانچ وقت کے بجائے دو وقت کی نماز پڑھ لیا کریں، ایسا محسوس ہورہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہل عرب نے پھر سے جہالت کی باتیں کرنی شروع کردی ہیں اور زمانہ جاہلیت کے طریقوں کو اپنا لیا ہے اور دین اسلام کے قلادہ کو اپنی گردن سے اتار پھینکا ہے، اس فتنہ کی سرکوبی اور سدباب کے لئے سخت اقدام کی ضرورت تھی،، لشکر اسامہ کی فتحیابی اور سالماً غانماً مدینہ منورہ واپسی کے بعد صدیق اکبر نے اس اہم مسئلہ کی طرف خصوصی توجہ مبذول کی اور ایک تفصیلی سرکاری فرمان لکھا اور اس کی بہت سی نقلیں کراکر اسلامی شہروں اور مرتد قبائل کے پاس ایک ایک نقل بھیجی اور اپنے قاصدوں کو حکم دیا کہ سب لوگوں کو جمع کرکے یہ فرمان سنادیں، ان فرامین کو قاصدوں کے ہاتھ روانہ کرنے کے بعد صدیق اکبر نے گیارہ علم تیار کئے اور گیارہ سردار منتخب فرماکر ایک ایک جھنڈا ہر ایک سردار کو دیا اور ہر ایک کے ساتھ فوج کا ایک ایک دستہ سپرد کیا اور حکم دیا کہ مکہ وطائف وغیرہ مقامات سے جہاں جہاں اسلام پر ثابت قدم لوگ ملیں گے ان کو اپنے قبیلوں اور گھروں کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیں اور کچھ لوگوں کو اپنے لشکر میں شریک کرکے ساتھ لیتے جائیں۔

فرمان صدیقی: اس موقع پر صدیق اکبر نے جو سرکلر اور سرکاری فرمان بلاد اسلامیہ کے نام جاری کیا تھا، اس کا مضمون یہ تھا: ''ابوبکر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہر اس شخص کو جس کے پاس یہ فرمان پہنچے خواہ وہ اسلام پر قائم ہو یا اسلام سے پھر گیا ہو، معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی بنا کر بھیجا، جو شخص دعوت اسلام قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دیتا اور کامیابی کا سیدھا راستہ بتادیتا ہے، اور جو انکار کرتا ہے بحکم الہی اس کو بذریعہ جہاد انقیاد وفرماں برداری کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، احکام الہی کو نافذ فرمانے، مسلمانوں کو نصیحت کرنے اور اپنے فرائض وتبلیغ کو بخوبی سرانجام دینے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے، اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر قرآن کریم میں پہلے دے دی تھی، میں تم کو اللہ سے ڈرنے، نبی کے لائے ہوئے طریقۂ زندگی پر عمل کرنے اور اللہ کی رحمت سے حصہ لینے، اسلام کی ہدایت اختیار کرنے اور دین الہی کی مضبوط سے پکڑنے کی وصیت کرتا ہوں، مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگوں نے اسلام قبول کرنے اور اس کے احکام کی تعمیل کرنے کے بعد اللہ سے منہ موڑ کر جہالت اور شیطان کی اطاعت کی طرف رجوع کیا ہے، کیا تم اللہ کو چھوڑ کر شیطان اور اس کی ذریت کو دوست بناتے ہو جو تمہارے دشمن ہیں، میں تماری طرف مہاجرین وانصار کے لشکر کو روانہ کرتا ہوں جو نیکی کی پیروی کرنے والے ہیں، میں نے ان کو حکم دیا ہے کہ اول اسلام کی دعوت دیے بغیر کسی سے مقابلہ نہ کریں، میں حکم دیا ہے کہ جو لوگ اسلام کا قرار کریں اور برائیوں سے باز رہیں نیک کاموں سے انکار نہ کریں ان کی اعانت کی جائے اور جو اسلام سے انکار کریں ان کا مقابلہ کیا جائے اور ان کی کچھ قدر ومنزلت نہ کی جائے اور بجز اسلام کے کچھ قبول نہ کریں، پس جو شخص اسلام لائے اس کے لئے بہتری ہے ورنہ وہ اللہ کو عاجز نہیں کرسکتا، میں نے اپنے قاصد کو حکم دیا ہے کہ میرے اس اعلان کو ہر ایک مجمع عام میں پڑھ کر سنادے، جب اسلامی لشکر تمہارے قریب پہنچے اور ان کا موذن اذان دے تو تم بھی اس کے مقابلے میں اذان دو، یہ علامت اس بات کی ہوگی کہ تم نے اسلام قبول کرلیا ہے تم پر حملہ نہ کیا جائے گا، اور گر تم نے اذان نہ دی تو تم سے باز پرس ہوگی اور انکار تم پر حملہ کردیا جائے گا۔'' (تاریخ اسلام ۲۶۹/۱)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین اور مدعیان نبوت کی بیخ کنی کیلئے باہمی مشورہ سے جو گیارہ سردار منتخب فرمائے تھے، ان میں حضرت خالد بن ولید، حضرت عکرمہ بن ابی جہل، حضرت خالد بن سعید، حضرت عمرو بن العاص، حضرت شرجیل بن حسنہ اور حضرت علاء بن الحضرمی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضرت خالد بن ولید حضرت ثابت بن قیس کے ساتھ مہاجرین وانصار کی ایک جماعت لے کر مدعیان نبوت کی بیخ کنی کے لئے روانہ ہوئے (تاریخ طبری) حضرت عدی بن حاتم اس وقت مدینہ منورہ میں موجود تھے وہ حضرت خالد کی روانگی سے پہلے اپنے قبیلہ طئے کی طرف روانہ ہوئے اور ان کو سمجھا کر اسلام پر قائم کیا۔ اس قبیلہ کے جو لوگ طلیحہ لشکر میں شامل تھے ان کے پاس قبیلہ طئے کے آدمیوں کو بھیجا کہ حضرت خالد کے حملہ سے پہلے اپنے قبیلہ کو وہاں سے بلوالو، چنانچہ قبیلہ طئے کے سب آدمی طلیحہ کے لشکر سے جدا ہوکر آگئے، اور مسلمان ہوکر حضرت خالد بن ولید کے لشکر میں جو قریب پہونچ چکا تھا شامل ہوگئے، لیکن غطفان اور ہوازن کے قبائل لڑائی میں اس کے ساتھ رہے، حضرت خالد بن ولید پہنچ کر طلیحہ کے لشکر پر حملہ کیا اور اس کے متبعین کو قتل کیا و رعیینہ بن حصین کو گرفتار کرکے تیس قیدیوں کے ساتھ مدینہ روانہ کیا، عیینہ بن حصن نے مدینہ پہونچ کر اسلام قبول کرلیا، بہت سے مرتدین اس جنگ میں مارے گئے، بہت سے بھاگے اور بہت سے اسی وقت مسلمان ہوگئے، طلیحہ اپنی بیوی کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہوکر بھاگا اور ملک شام میں پہونچ کر قبیلہ قضاعہ میں مقیم ہوا، جب آہستہ آہستہ تمام قبائل مسلمان ہوگئے اور اس کا قبیلہ بھی مسلمان ہوگیا تو طلیحہ بھی تجدید اسلام کرکے مومنین میں داخل ہوگیا اور حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں مدینہ آیا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت شرجیل بن حسنہ اور حضرت عکرمہ مسیلمہ کذاب کے مقابلہ کے لئے بھیجے، یہ حضرات اپنی فوج لے کر یمامہ کی طرف بڑھے، حضرت عکرمہ نے حضرت شرجیل سے پہلے پہنچ کر مسیلمہ کے پیرو بنی حنیفہ پر حملہ کیا، لیکن انہیں شکست ہوئی حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اس کا بڑا صدمہ ہوا اور انہوں نے حضرت خالد بن ولید کو جو طلیحہ کی مہم سے فارغ ہوچکے تھے، حضرت شرجیل کی مدد کے لئے بھیجا (بقیہ صفحہ ۷/ پر)

عدالتوں پر بڑھتا زیرالتوا مقدموں کا بوجھ

نیشنل جیوڈیشیل ڈاٹا گرڈ کی ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت ملک کی عدالتوں میں تین کروڑ بارہ لاکھ سولہ ہزار چھ سو ننیانوے (3,12,16,699) مقدمات زیرالتوا ہیں۔ جس میں سے اٹھاسی لاکھ اڑتیس ہزار نو سو چوالیس (8838944) سول اور دو کروڑ تئیس لاکھ ستتر ہزار سات سو پچپن (22377755) کرمنل کیس ہیں۔ ان میں سے ایک کروڑ سترہ لاکھ چوہتر ہزار دو سو انتالیس (11774239) کیس ایک سال تک پرانے ہیں، بیاسی لاکھ چودہ ہزار چار سو چار (8214404) کیس ایک سے تین سال تک پرانے ہیں۔ بیالیس لاکھ پانچ ہزار آٹھ سو ساٹھ (4205860) کیس تین سال سے پانچ سال تک پرانے ہیں۔ پینتالیس لاکھ پندرہ ہزار نو سو پچاسی (4515985) کیس پانچ سے دس سال تک پرانے ہیں۔ بیس لاکھ تینتالیس ہزار نو سو انتیس (2043929) مقدمات دس سال سے بیس سال تک پرانے ہیں۔ تین لاکھ چھیاسی ہزار ایک سو چھپن (386156) مقدمات بیس سال سے تیس سال تک پرانے ہیں، جب کہ چھہتر ہزار ایک سو چھبیس (76126) مقدمات تیس سال سے زیادہ عرصے سے زیرالتوا ہیں۔

ان میں سے پورے ملک کے ہائی کورٹس میں تینتالیس لاکھ چھپن ہزار آٹھ سو سولہ (4356816) مقدمات زیرالتوا ہیں۔ ان میں سے اٹھارہ لاکھ چوہتر ہزار نو سو اسی (1874980) مقدمات سول، بارہ لاکھ سولہ ہزار تین سو نوے (1216390) کرمنل اور بارہ لاکھ پینسٹھ ہزار چار سو چھیالیس (1265446) رٹ کیس ہیں۔ ان میں سے ستائیس لاکھ پینتیس ہزار چھ سو بتیس (2735632) مقدمات ایک سال سے زیادہ عرصے سے زیرالتوا ہیں۔ ان میں سے مدراس ہائی کورٹ میں تین لاکھ ننانوے ہزار نو سو ستانوے (399997)، چھتیس گڑھ ہائی کورٹ میں پینسٹھ ہزار تین سو دس (65310) راجستھان ہائی کورٹ میں چار لاکھ پچیس ہزار پانچ سو اٹھہتر (425578)، پٹنہ ہائی کورٹ میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار تین سو چالیس (160340)، رانچی ہائی کورٹ میں چھیاسی ہزار چار سو ترانوے (86493)، اڈیشہ ہائی کورٹ میں ایک لاکھ باون ہزار تین سو انتیس (152329)، اتراکھنڈ ہائی کورٹ میں چھپن ہزار چار سو پانچ (56405)، ہماچل پردیش ہائی کورٹ میں انتالیس ہزار دو سو ساٹھ (39260)، تیلنگانہ ہائی کورٹ میں دو لاکھ گیارہ ہزار دو سو بیاسی (211282)، گجرات ہائی کورٹ میں ایک لاکھ بائیس ہزار تین سو اٹھاسی (122388)، پنجاب وہریانہ ہائی کورٹ میں چار لاکھ ستر ہزار پانچ سو تراسی (470583)، الہٰ آباد ہائی کورٹ میں سات لاکھ اٹھائیس ہزار سات سو اکیانوے (7,28,791)، مدھیہ پردیش ہائی کورٹ میں تین لاکھ چھیالیس ہزار تین سو اڑتالیس (346348)، کرناٹک ہائی کورٹ میں دو لاکھ چوالیس ہزار ایک سو اٹھہتر (244178) کیرالہ ہائی کورٹ میں ایک لاکھ ترانوے ہزار نو سو اٹھائیس (193928)، گوہاٹی ہائی کورٹ میں اکتالیس ہزار دو سو چھیانوے (41296)، بامبے ہائی کورٹ میں دو لاکھ سڑسٹھ ہزار آٹھ سو نو (267809)، کلکتہ ہائی کورٹ میں اکیس ہزار چھ سو ستانوے (21697)، آندھرا پردیش ہائی کورٹ میں ایک لاکھ ستتر ہزار نو سو پچاس (177950)، جموں وکشمیر ہائی کورٹ میں تہتر ہزار سات سو باون (73752)، دہلی ہائی کورٹ میں اناسی ہزار اکتیس (79031)، سکم ہائی کورٹ میں دو سو چھیاسٹھ (266)، تری پورہ ہائی کورٹ میں تین ہزار چوہتر (3074)، میگھالیہ ہائی کورٹ میں ایک ہزار ایک سو پچھہتر (1175) اور منی پور ہائی کورٹ میں تین ہزار آٹھ سو چار (3804) کل مقدمات زیرالتوا ہیں۔ جبکہ سپریم کورٹ آف انڈیا میں کل اٹھاون ہزار چھ سو انہتر (58,669) مقدمات زیرالتوا ہیں۔ بقیہ دو کروڑ اڑسٹھ لاکھ چون ہزار چودہ (26854014) مقدمات ضلعی اور نچلی عدالتوں میں زیرالتوا ہیں۔

ملک کی عدالتوں میں زیرالتوا مقدموں کے اس بوجھ کی سب سے بڑی وجہ ججوں کی کمی ہے۔ اکانومکس ٹائمس کی رپورٹ کے مطابق اس وقت ملک میں ہر دس لاکھ کی آبادی پر صرف انیس جج ہیں۔ ملک کی ضلعی اور نچلی عدالتوں میں اس وقت پانچ ہزار سات سو اڑتالیس (5748) ججوں کے عہدے خالی پڑے ہوئے ہیں، ضلعی اور نچلی عدالتوں میں بائیس ہزار چار سو چوہتر (22,474) عہدے منظور شدہ ہیں اور صرف سولہ ہزار سات سو چھبیس (16,726) جج ہی کام کر رہے ہیں۔ ملک کی چوبیس ہائی کورٹ میں چار سو چھ (406) عہدے خالی ہیں۔ چوبیس ہائی کورٹ میں ججوں کے منظور شدہ عہدے ایک ہزار اناسی (1079) ہیں جب کہ اس وقت صرف چھ سو تہتر (673) جج ہی کام کر رہے ہیں۔ سپریم کورٹ آف انڈیا میں ججوں کے ۳۱؍عہدے منظور ہیں اور فی الحال پچیس جج موجود ہیں گویا سپریم کورٹ میں چھ عہدے ابھی خالی پڑے ہوئے ہیں۔ اس طرح پورے ملک کی عدالتوں میں ججوں کے چھ ہزار ایک سو ساٹھ (6160) عہدے خالی پڑے ہوئے ہیں۔ ججوں کی اس کمی کی طرف کئی بار سرکار کی توجہ دلائی جا چکی ہے، لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا، اپریل ۲۰۱۶ء میں اس وقت کے چیف جسٹس آف انڈیا ٹی ایس ٹھاکر نے وزیر اعظم نریندر مودی کے سامنے ایک تقریب میں ججوں کی کمی کے مسئلے کو اٹھاتے ہوئے کہا تھا کہ آپ سارا بوجھ جوڈیشری پر نہیں ڈال سکتے، انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ ججوں کی تعداد بڑھا کر کم از کم چالیس ہزار کی جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ۱۹۸۷ء میں لا کمیشن نے سفارش کی تھی کہ ہر دس لاکھ کی آبادی پر کم از کم پچاس جج ہونے چاہئیں، لیکن اس صورت حال میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی، ۱۹۸۷ء میں ہر دس لاکھ کی آبادی پر دس جج تھے، ابھی انیس ہیں۔ ججوں کی تعداد میں اضافہ تو دور منظور شدہ عہدوں کو بھی پورا نہیں کیا گیا ہے۔ چیف جسٹس کا کہنا تھا کہ اس وقت ضلعی اور نچلی عدالتوں میں 2,76,74,499 مقدمات زیرالتوا ہیں، اتنی بڑی تعداد میں مقدمات کا زیرالتوا رہنے کی سب سے بڑی وجہ جوڈیشیل آفیسرز کے عہدوں کا اتنی بڑی تعداد میں خالی ہونا ہے۔

ابھی حال ہی میں مورخہ ۴؍جولائی ۲۰۱۹ء کو عدالتوں میں زیرالتوا مقدموں کے بوجھ اور ججوں کی کمی کے مسئلہ کو پارلیامنٹ میں بھی اٹھایا گیا تھا، پارلیامنٹ میں پیش اقتصادی جائزہ 19-2018 میں کہا گیا کہ اگر تقریباً ڈھائی ہزار ججوں کی تقرری کر دی جائے تو ملک کی مختلف عدالتوں پر پڑا ہوا ساڑھے تین کروڑ مقدموں کا بوجھ پانچ سال کے اندر میں ختم کیا جا سکتا ہے۔ پارلیامنٹ میں پیش رپورٹ میں کہا گیا کہ نچلی عدالتوں میں 2279، ہائی کورٹس میں 93 اور سپریم کورٹ میں صرف ایک جج کی مزید تقرری سے سو فیصد زیرالتواء مقدمات کا تصفیہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ تعداد پہلے سے منظور شدہ عہدوں کے تحت شامل ہے، صرف خالی عہدوں کو بھرنے کی ضرورت ہے۔ (**ترتیب: محمد عادل فریدی**)

بقیہ حج؛ مبارک دیار کا مقدس سفر .... اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ مسجد حرام میں اور طواف وسعی کی حالت میں کسی بھی شخص کو اپنی ذات سے تکلیف نہ پہنچائے؛ اس لیے کہ اس جگہ کا گناہ بھی بڑا ہے، جیسا کہ وہاں کی نیکیاں اجر وثواب میں بڑی ہیں۔ حج سے پہلے، یا حج کے بعد مدینہ منورہ میں جا کر مسجد نبوی کی زیارت کرے، اس میں فرض نمازیں ادا کرے اور کثرت سے ذکر ودعا اور نوافل کا اہتمام کرے؛ اس لیے کہ جس طرح مسجد حرام میں نماز اور دیگر عبادتوں کا ثواب اللہ کے نزدیک بڑھا ہوا ہے، اسی طرح مسجد نبوی کی نماز بھی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز، دیگر مساجد کے مقابلہ ہزار نمازوں سے افضل ہے، مگر مسجد حرام؛ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد آخری مسجد ہے''۔ **(سنن النسائی، صحیح لمسلم)**

مسجد نبوی کی زیارت کے ساتھ ساتھ اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ بغیر کسی کو تکلیف پہنچائے مسجد نبوی میں روضۃ الجنۃ میں جگہ مل جائے تو دو رکعت نفل پڑھ لے، یا جو نماز میسر ہو، پھر اس کے بعد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کی زیارت کرے اور انتہائی ادب وخشوع کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھے، ساتھ ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر بھی سلام بھیجے۔ مدینہ میں قیام کے دوران مسجد قبا کے لیے بھی جانا چاہئے اور اس میں نماز ادا کرنی چاہئے، اسی طرح جنت البقیع اور شہداء احد اور دیگر صحابہ کے قبور کی زیارت اور دعا بھی مسنون ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ ان کے قبروں کی زیارت کرتے اور دعا فرماتے۔

مدینہ مبارک جگہ ہے؛ اس لیے وہاں قیام کے دوران بھی اس بات کی کوشش ہونی چاہئے کہ اس پاک ومبارک جگہ میں نہ تو کسی کو تکلیف دے، نہ ہی کوئی گناہ کا کام کرے؛ بلکہ سنت کے مطابق زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھے اور زندگی کو بہتر طور پر گزارے۔ مدینہ کی فضیلت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''بیشک قرب قیامت میں ایمان مدینہ میں سمٹ جائے گا، جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ جاتا ہے۔'' (ابن ماجہ) ایک دوسری جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جو شخص مدینہ والوں کے ساتھ برائی کرنا چاہے گا اللہ جل شانہ اس کو پگھلا دے گا جیسا کہ پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔'' (ابن ماجہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے: ''جو شخص مدینہ میں مرنے کی خواہش رکھتا ہو تو وہ وہاں قیام کرے؛ اس لیے کہ جو وہاں وفات پائے گا، میں اس کے جنتی ہونے کی گواہی دیتا ہوں۔ (ابن ماجہ) ایک دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص صرف میری زیارت کے لیے مدینہ آئے گا، میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا۔'' (معجم الکبیر للطبرانی)

لہٰذا ہم سب کو چاہئے کہ بیت اللہ کا حج کریں، جسے استطاعت ہو، وہ تاخیر نہ کرے اور جو استطاعت نہیں رکھتا، وہ اپنی نیت کو حج کے لیے خالص کر کے یہ عزم رکھے کہ جیسے ہی اللہ اسے اس کی سہولت واستطاعت دے گا، وہ حج کو جائے گا اور یہ ذہن میں رکھے کہ حج بنیادی طور پر آسان ہے اژدحام کی وجہ سے ارکان کی ادائیگی میں مشکلات پیدا ہوتی ہے؛ اس لیے اژدحام سے بچے اور دوسروں کو بھی بچائے، حج کے فرائض وواجبات بھی چند ہیں؛ اس لیے حج کو جانے سے پہلے حج کے ضروری احکام ومسائل اور آداب کو سیکھے اور پورے سفر کو سنت کے موافق ادا کرنے کی کوشش کرے، خاص طور پر حج کے ارکان وواجبات، سنن ومستحبات اور احرام کے احکام وممنوعات کو سیکھنا چاہیے؛ تاکہ یہ مبارک سفر اللہ کی رضا کا سفر ہو اور حج مقبول ومبرور ہو۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ حضرت ابوبکر صدیق کے عہد خلافت کے کارنامہ .... مسیلمہ کذاب اپنی عارضی فتح پر بہت خوش تھا اور اس کا حوصلہ بہت بڑھ گیا تھا، چالیس ہزار کی فوج اس کے ہمراہ تھی، حضرت خالد بن ولید نے یمامہ کا رخ کیا اور ایک فوجی دستہ مقدمۃ الجیش کے طور پر آگے بھیجا، اس دستے کی مدبھیڑ مسیلمہ کے اس فوجی دستے سے ہوگئی جسے مسیلمہ نے مسلمانوں پر شب خون مارنے کے لئے بھیجا تھا، مسیلمہ کے سارے فوجی مارے گئے اور اس دستہ کا قائد مجاعہ ابن مرارہ زندہ گرفتار ہوا، اس کے بعد دونوں فوجوں میں گھمسان کی جنگ ہوئی، تیرہ ہزار مجاہدین نے چالیس مرتدین کو شکست فاش کیا سے دوچار کیا، مسیلمہ کذاب کے لشکر کے پاؤں اکھڑ گئے، خود اس نے ایک باغ میں پناہ لی اور اس کے طرف دار بھی اسے بچانے کے لئے وہاں جمع ہو گئے، لیکن مجاہدین بھی دیوار پھاند کر اور توڑ کر باغ میں گھس آگئے اور وہ مجاہدین کے درمیان گھر گیا، حضرت وحشیؓ نے جو اس کے تاک میں تھے تان کر ایسا نیزہ مارا جو اس کے پیٹ کے پار نکل گیا اور وہ وہیں واصل جہنم ہوا، اس کی بیوی سجاع جو خود نبوت کی مدعی تھی، شوہر کے قتل کے بعد بھاگ کھڑی ہوئی اور بصرہ میں پناہ لی، اس جنگ یمامہ میں مجاہدین بھی بڑی تعداد میں شہید ہوئے جن میں حفاظ کرام کی تعداد سات سو تھی، کل ایک ہزار مسلمان شہید ہوئے، یہ لڑائی ذی الحجہ ۱۱ھ میں ہوئی۔ یہ ایک فیصلہ کن جنگ تھی جس میں تمام مدعیان نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔ حضرت وحشیؓ جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا اور جن کے ہاتھوں کفر کی حالت میں حضرت حمزہؓ کی شہادت ہوئی تھی، ان کے ہاتھوں ایک بدترین انسان کا بھی قتل ہوا، اور اس طرح یہ ان کے گناہ کا کفارہ ہو گیا اور وہ اسے اپنی سعادت سمجھتے تھے، اور واقعی یہ بڑی سعادت تھی کہ جو نیزہ سید الشہداء امیر حمزہؓ کے قتل میں استعمال ہوا تھا وہی نیزہ ایک بدترین دشمن اسلام کی ہلاکت میں کام آیا۔

سید محمد عادل فریدی

اخبار جہاں

بیس ممالک میں ۳۸/صحافیوں کا ہوا قتل: پی ای سی

پی ای سی (پریس ایمبلم کمپین) کی ایک رپورٹ کے مطابق رواں سال جنوری سے جون کے دوران ۲۰/ممالک میں ۳۸/صحافیوں کا قتل ہوا ہے۔سوئٹزرلینڈ کے جنیوا شہر میں واقع پی ای سی کے اعداد وشمار کے مطابق صحافیوں کے خلاف تشدد کے معاملات میں ۴۲/فیصد کی کمی آئی ہے۔پی اے سی نے اسے پریس کے لئے مثبت اشارہ قرار دیتے ہوئے میکسیکو اور افغانستان میں صحافیوں کے خلاف مسلسل جاری تشدد کے تعلق سے تشویش کا اظہار کیا ہے۔(یو این آئی)

کرتار پور راہداری کا ۸۰/فیصد کام مکمل: پاکستان

پاکستان نے کہا ہے کہ اس کی طرف سے کرتار پور راہداری کا ۸۰/فیصد سے زائد تعمیری کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ اس منصوبے کے تعمیراتی کاموں سے منسلک ایک سینئر انجینئر نے کہا کہ اہم شاہراہ، پل اور صفر لائن سے گرودوارہ صاحب تک کے بھون سمیت ۸۰/فیصد تک کام مکمل ہو چکا ہے اور بقیہ کام بھی طے شدہ وقت سے پہلے نمٹا لئے لیا گا۔دی ایکسپریس ٹربیون نے انجینئر کاشف علی کے حوالے سے کہا کہ ہمیں ٹائل لگانی ہے اور اس کے لئے آرڈر کیا جا چکا ہے۔(یو این آئی)

تیونس میں کشتی ڈوبی، ۸۰/سے زائد افراد کے ہلاک ہونے کا خدشہ

تیونس کے سمندری خطے میں مہاجرین سے بھری ایک کشتی کے ڈوب جانے سے اس میں سوار ۸۰/سے زائد افراد کے مارے جانے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔اقوام متحدہ کے ادارہ برائے مہاجرین (یو این ایچ سی آر) نے یہ اطلاع دی۔اس حادثے میں بچ گئے لوگوں کے حوالے سے یو این ایچ سی آر نے بتایا کہ یہ حادثہ بدھ کی شب کو پیش آیا۔(یو این آئی)

چین میں گردابی طوفان سے ۹/ہزار سے زیادہ افراد متاثر

شمال مشرقی چین کے لایوننگ صوبے میں بدھ کو آنے والے شدید گردابی طوفان کے بعد راحت اور بچاؤ کام زوروں پر ہے۔طوفان میں ۶/افراد کی موت ہوگئی، دیگر ۱۹۰/افراد زخمی ہو گئے ہیں اور ۹۹۰۰/افراد متاثر ہوئے ہیں۔(یو این آئی)

جاپان میں شدید بارش کے سبب آٹھ لاکھ لوگوں کے انخلاء کا حکم

جاپان میں شدید بارش کے سبب سیلاب آنے اور مٹی کے تودے گرنے کی وارننگ کے پیش نظر تین بڑے شہروں سے تقریبا آٹھ لاکھ لوگوں کو منتقل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔بی بی سی نیوز کی رپورٹ میں بتایا گیا کہ جاپان کے کیوشو جزیرے پر واقع کاگوشیما سٹی، کریشیما اور ایرا میں باشندگان سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ فوری طور سے محفوظ مقامات پر منتقل ہو جائیں۔وزیر اعظم شینزو آبے نے مذکورہ شہروں کے باشندوں سے کہا ہے کہ وہ اپنی زندگی بچانے کے لئے فوری اقدامات کریں۔(یو این آئی)

لیبیا کے مفتی اعظم کا متنازع فتویٰ؛ مسلمان حج کا بائیکاٹ کردیں

لیبیا کے مفتی اعظم نے اپنے ایک متنازع فتویٰ میں دنیا بھر کے مسلمانوں سے کہا ہے کہ وہ حج اور عمرے کا بائیکاٹ کریں۔لیبیا کے مفتی اعظم صادق الغاریانی کی جانب سے جاری کردہ اس فتوے میں کہا گیا ہے کہ زائرین کے حج اور عمرے سے حاصل کمائی کو سعودی حکومت دیگر مسلمانوں کے قتل کے لیے استعمال کرتی ہے۔ الغاریانی کے مطابق:''جو پیسہ زائرین سعودی حکومت کو دیتے ہیں، سعودی حکومت اس پیسے کا استعمال کر کے دوسرے مسلمانوں کے خلاف جرائم کرنے کے لیے استعمال کرتی ہے۔تیونس کے مذہبی رہنماؤں نے بھی ملک کے مفتی اعظم سے کہا ہے کہ وہ لوگوں کو حج کے لیے سعودی عرب جانے سے روکنے کے لیے فتویٰ جاری کریں۔ تیونس کی اماموں کی یونین کے ایک سینئر عہدیدار فیصل الشعور نے کہا ہے کہ سعودی عرب علاقائی جنگوں میں ملوث ہے اور اسے زائرین کی جانب سے سرمایہ فراہم نہیں ہونا چاہیے۔الشعور کا مزید کہنا تھا کہ جو پیسے سعودی حکام کو حج کی مد میں ملتے ہیں، وہ دنیا بھر کے غریب مسلمانوں کے مدد کے لیے استعمال نہیں کرتا، بلکہ لوگوں کو قتل اور بے گھر کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے، جیسا کہ اس وقت یمن میں ہو رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ تیونس کے باشندے حج کا بائیکاٹ کریں اور یہ سرمایہ غریب افراد کی مدد کے لیے استعمال کریں، جو غربت اور افلاس سے نبرد آزما ہیں۔واضح ہو کہ اس وقت دنیا بھر سے بیس لاکھ سے زائد مسلمان حج کے فریضے کی انجام دہی کے لیے سعودی عرب کا سفر کر رہے ہیں۔ایسے وقت میں اس طرح کے متنازع فتاویٰ خطے میں امن وامان کے ماحول کو نقصان پہونچا سکتے ہیں۔(ڈوچے ویلے جرمنی)

دنیا بچانی ہے تو درخت لگانا ہوں گے: محققین

اس وقت پوری دنیا عالمی حدت (گلوبل وارمنگ) کے مسئلہ سے نبرد آزما ہے، اس صورت حال سے نمٹنے کے لیے محققین کا کہنا ہے کہ عالمی حدت سے نمٹنے کا سب سے مؤثر طریقہ بہت بڑے پیمانے درخت لگانا ہے۔ایک اسٹڈی کے مطابق اس مقصد کے لیے ایک کھرب یا اس سے بھی زیادہ درخت درکار ہوں گے۔زیورخ کی ٹیکنیکل یونیورسٹی کے محققین کے مطابق یہ ممکن ہے کہ شہروں اور زرعی زمین کو متاثر کیے بغیر اربوں ہیکٹر بنجر زمین پر درخت اگائے جائیں۔ان سائنس دانوں نے اندازہ لگایا ہے کہ یہ درخت ہمارے کرہ ارض میں پھنسی ہوئی ۸۳۰/بلین ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کرسکیں گے، جو انسانوں نے گزشتہ ۲۵/برسوں کے دوران پیدا کی ہے۔(ڈوچے ویلے)

تعلیم وروزگار

امارت شرعیہ میں نئی تعلیمی پالیسی کے جائزے کی میٹنگ

امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں مرکزی حکومت کی نئی تعلیمی پالیسی ۲۰۱۹ء کے مسودہ کے جائزے کے لیے ایک مشاورتی میٹنگ ۳۰/جون ۲۰۱۹ء روز اتوار کو صبح دس بجے سے میٹنگ روم امارت شرعیہ میں ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں سب سے پہلے ۲۰۱۶ء میں حکومت کے پہلے ڈرافٹ پر جو مشورے دیے گئے تھے، اس کے تعلق سے نئے ڈرافٹ میں کن باتوں پر توجہ دی گئی، اس سلسلہ میں بات ہوئی امارت شرعیہ کی طرف سے دیے گئے مشوروں کی کاپی شرکاء کو دی گئی، اور نئے ڈرافٹ میں جہاں جہاں ان پوائنٹس کا ذکر تھا اس حصہ کو پڑھا گیا، دونوں کے موازنہ سے یہ معلوم ہوا کہ چند مشوروں کی رعایت نئے ڈرافٹ میں کی گئی ہے، جب کہ بعض جگہوں پر قابل اعتراض چیزوں کو مبہم پیرایے میں بیان کردیا گیا ہے۔مثال کے طور پر پرانے ڈرافٹ کی تمہید میں تکشیلا اور نالندہ یونیورسٹی کے طلبہ واساتذہ کی تعداد دی گئی تھی، امارت شرعیہ کی طرف سے جو مشورہ دیا گیا تھا، اس میں اس جانب توجہ دلائی گئی تھی کہ اس کے تاریخی شواہد موجود نہیں ہیں، اس لیے ایسی چیزوں کو شامل نہ کیا جائے جن کے تاریخی شواہد موجود نہ ہوں۔اسی طرح پرانے ڈرافٹ میں مسلمانوں کے ایک ہزار سالہ دور میں ہوئی تعلیمی وتہذیبی سرگرمیوں اور ہندوستانی تہذیب وثقافت پر اس کے اثرات کے بارے میں تذکرہ نہیں تھا، اس پر بھی امارت شرعیہ نے توجہ دلائی تھی، نئے ڈرافٹ میں صرف ایک جملے میں اس دور کو سمیٹا گیا ہے، (جبکہ وہ جملہ بھی قابل اعتراض ہے) اس جملہ کا اردو ترجمہ یوں ہے: ''ہندوستان میں تعلیم کا فروغ صرف تہذیبوں کے اشتراک سے ہوا ہے، جو حملوں کے پہلے سے شروع ہوا اور انگریزوں کے آنے تک چلا، ملک نے ان اثرات میں بہتوں کو قبول کیا اور اپنی منفرد تہذیب میں شامل کرلیا۔'' اسی طرح امارت شرعیہ نے ہندوستانی تہذیب کی جگہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کے الفاظ استعمال کرنے کا مشورہ دیا تھا، لیکن اس مشورہ پر توجہ نہیں دی گئی۔یوگا کی تعلیم کے لزوم کو ختم کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا، نئے ڈرافٹ میں اس سلسلہ میں واضح بات نہیں لکھی گئی ہے، اجمالی طور پر اس کو ورزش، کھیل، موسیقی، رقص، ڈرائنگ، پینٹنگ وغیرہ کے ذیل میں شامل کر کے یہ کہا گیا ہے کہ نصاب میں کیوریکولر، کو کیوریکولر، ایکسٹرا کیوریکولر جیسی تقسیم نہیں ہوگی، بلکہ یہ چیزیں بنیادی نصاب کا حصہ ہوں گی۔سنسکرت اور ہندوستان کی دیومالائی روایات کو نصاب کا حصہ بنانے کے تعلق سے امارت شرعیہ کا مشورہ تھا کہ ان چیزوں کو نصاب کا لازمی حصہ نہ بنایا جائے، اس سلسلہ میں کوئی واضح بات نئے ڈرافٹ میں نہیں ہے بلکہ صرف یہ کہا گیا ہے کہ نصاب کی تیاری میں اس چیز کا خیال رکھا جائے گا کہ مشمولات سے بھارتیتا اور راشٹریتا ظاہر ہوتی ہو۔اسی طرح اور بھی کچھ مشورہ تھے جس کی جزوی رعایت نئے ڈرافٹ میں نظر آئی۔گفت وشنید کے بعد یہ طے پایا کہ جو مشورے پہلے ڈرافٹ کے سلسلہ میں پیش کیے گئے تھے، ان کو بعض ضروری ترمیمات کے ساتھ دوبارہ پیش کیا جائے۔ساتھ ہی یہ مشورہ بھی دیا جائے کہ جہاں سکینڈری سطح پر غیر ملکی زبانوں مثلاً فرنچ، جرمن، چائینز، اسپینش، جاپانی زبانوں کے انتخاب کا طلبہ کو اختیار دینے کی بات ہے، اس میں عربی وفارسی زبانوں کو بھی شامل کیا جائے کہ ان زبانوں کا ہندوستانی تاریخ اور یہاں کی تہذیب وثقافت سے بہت ہی قدیم اور گہرا رشتہ ہے، نیز عربی زبان دنیا کے کئی ممالک میں بازار اور کاروبار کی زبان بھی ہے، جہاں سے ہندوستان کے لاکھوں لوگوں کی معیشت کا براہ راست تعلق ہے۔اسی طرح تعلیم کی نجکاری کی بھی مخالفت کی جانی چاہئے کہ یہ مستقبل کے لیے خطرناک ہے۔ساتھ ہی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ رائے دینے کی تاریخ میں جو حکومت نے ایک مہینہ کا مزید اضافہ کیا ہے اور اس کو ۳۱/جولائی تک کیا ہے، اس میں مزید دو مہینے کا وقت دیا جائے تا کہ اس پالیسی کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کر کے رائے دی جاسکے۔یہ بھی طے ہوا کہ اس سلسلہ میں ایک دوسری میٹنگ بڑے پیمانے پر منعقد کی جائے جس میں ماہرین تعلیم اور درس وتدریس سے دلچسپی رکھنے والے، قانون پر نظر رکھنے والے دوسرے دانشوروں کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے۔ان شاء اللہ اب اگلی میٹنگ ۲۱/جولائی ۲۰۱۹ء کو ہوگی۔یہ بھی طے ہوا کہ مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب اور جناب شاہنواز صاحب نے جو نوٹ تیار کیا ہے اس کو کمپوز کرا کر شرکاء کو دستیاب کرا دیا جائے اور اگلی میٹنگ میں بھی اس کو سامنے رکھا جائے، تا کہ گفتگو کے لیے رہنما خطوط سامنے رہیں۔اس میٹنگ میں شرکت کرنے والوں میں مولانا ڈاکٹر شکیل احمد قاسمی صاحب، جناب مولانا ابوالکلام شمسی صاحب، جناب مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب، جناب شاہ نواز احمد خان صاحب، جناب خورشید انور عارفی صاحب، جناب مولانا خورشید مدنی صاحب، جناب احمد جاوید صاحب، جناب حسن احمد قادری صاحب کے نام شامل ہیں۔

میٹرک امتحان کے رجسٹریشن فارم میں مادری زبان اردو درج کریں مسلم طلبہ وطالبات: ناظم امارت شرعیہ

بہار اسکول ایگزامنیشن بورڈ نے ۲۰۲۱ء میں ہونے والے میٹرک کے امتحان کے لیے طلبہ وطالبات کا رجسٹریشن شروع کیا ہے رجسٹریشن کی آخری تاریخ ۳۱/جولائی ۲۰۱۹ء تک ہے۔اس کے علاوہ جن طلبہ وطالبات کو ۲۰۲۰ء میں میٹرک کا امتحان دینا ہے، ان کا فارم بھی یکم جولائی ۲۰۱۹ء سے بھرا جا رہا ہے، جو ۱۰/جولائی ۲۰۱۹ء تک چلے گا۔ www.biharboard.online پر لاگ ان کر کے فارم بھرا جا سکتا ہے۔خاص بات یہ ہے کہ گذشتہ سال سے نویں درجہ میں ہی طلبہ وطالبات کا آن لائن رجسٹریشن کرایا جا رہا ہے۔اس کے لیے بورڈ نے اسکولوں کو پابند کیا ہے کہ وہ فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کے بعد طلبہ وطالبات سے پر کرا کر ویب سائٹ میں آن لائن اپ لوڈ کریں۔
اس سلسلہ میں ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے تمام طلبہ وطالبات، ان کے گارجین حضرات کے علاوہ ائمہ مساجد، سماجی خدمت گاران، اسکولوں کے اساتذہ اور معاشرہ کے ذی ہوش وذمہ دار حضرات سے اپیل کی ہے کہ انہیں اس سلسلہ میں فکر یہ کرنی چاہئے کہ اپنے اپنے علاقہ میں یہ بات یقینی بنائیں کہ تمام مسلم طلبہ وطالبات میٹرک کے امتحان کے لیے مضامین (Subjects) کا انتخاب کرتے وقت مادری زبان کے زمرے میں اردو کو لازمی مضمون کے طور پر منتخب کریں اور اختیاری (Optional) مضمون کے طور پر فارسی یا عربی کا انتخاب کریں۔اگر کوشش نہیں کی گئی اور بروقت اس پر توجہ نہیں دی گئی تو کچھ بعید نہیں کہ اسکول والے من مانے طریقہ سے بچوں سے مادری زبان کے زمرے میں ہندی اور اختیاری مضمون کے طور پر سنسکرت یا کوئی اور مضمون بھروا دیں۔اس لیے اس معاملہ پر توجہ بہت ضروری ہے۔اسکول والوں کو بھی اس سلسلہ میں خیال رکھنا چاہئے کہ مسلم طلبہ وطالبات کی مادری زبان کے خانے میں وہ اردو کو بھریں اور اختیاری مضمون کے خانے میں عربی یا فارسی درج کریں۔

طب وصحت

موسم برسات کی احتیاطیں

تحریر: سعدیہ اویس

موسم برسات کی آمداور باران رحمت کے نزول سے مرجھائے ہوئے پودوں میں جان آجاتی ہےاور درختوں کے پتوں سے مٹی دھل کران کا قدرتی حسن نکھر جاتا ہے۔ بے آباد نظر آنے والے کھیتوں میں سبزہ اگنا شروع ہوجاتا ہے۔ پرندے خوشی سے چہچہاتے ہیں۔گرمی کے مارے ہوئے انسانوں کی جان میں جان آجاتی ہے۔الغرض یہ موسم گرمی سے تڑپتے ہوئے انسانوں اورحیوانوں کیلئے خوشی کا پیغام لاتا ہے چونکہ ہوا میں آبی بخارات کا تناسب بڑھ جاتا ہے لہٰذااس موسم میں قیام وطعام کے سلسلے میں چنداحتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔اس سلسلے میں چند ضروری ہدایات درج ذیل ہیں۔

☆موسم برسات میں بارشوں کی کثرت کے باعث جگہ جگہ پانی جمع ہوجاتا ہےاوراس جمع پانی پرمچھر پرورش پاتے ہیں اورملیریا کی افزائش کاباعث بنتے ہیں۔نیز رات کےوقت یہی مچھرآرام کی نیند میں حائل ہوتے ہیں۔مچھر کے خاتمہ کیلئےضروری ہے کہ کھڑے پانی کے نکاس کاانتظام کیا جائےاور کھڑے پانی پرمٹی کا تیل چھڑک دیا جائے اس کی ایک باریک تہہ سے مچھر کے سپورز کوہوانہیں ملتی اوروہ مرجاتے ہیں اوران کی افزائش کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے۔

موسم برسات میں اکثر ہیضہ بھی وبائی صورت اختیار کرلیتا ہےاس کی اصل وجہ ہوا میں رطوبت کی زیادتی ہوتی ہے جس سے جراثیم کو پنپنے کا موقع ملتا ہےاورنظام انہضام بھی زیادتی رطوبت سے کمزور ہوچکا ہوتا ہے لہٰذا ہیضہ کے جراثیم پینے کے پانی کے ذریعے شامل ہوکرمرض پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔اس لیے ضروری ہوتا ہے کہ ان دنوں پینے کے پانی اور دودھ وغیرہ کو اچھی طرح ابال کر استعمال کیا جائے تاکہ ان میں موجود جراثیم تلف ہوجائیں۔خاص طور پرموسم برسات میں ابلا ہواپانی ٹھنڈا کر کےاستعمال کرنا ہی فائدہ مند ہے۔موسم برسات میں اکثر افراد کوکثرت سے پھوڑے پھنسیاں نکلتی ہیں ان کے ازالہ کیلئے روزانہ دن میں دوتین دفعہ پابندی سے اچھے صابن' نیم سوپ' کاربالک سوپ یاڈیٹول کے ساتھ غسل کرنا چاہیے نیزموسم برسات میں کثرت سے نیم پر لگنے والا پھل نمولی کوکھاتے رہنا چاہیے اس سے پھوڑے پھنسیوں سے نجات مل جاتی ہے۔اس موسم میں نمی کی زیادتی سے تیارشدہ غذاوں کاتعفن پیدا ہونا اوران میں پھپھوندی لگنا عام مسئلہ ہےاور متعفن غذا کااستعمال نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ایسی غذا معدہ میں پہنچنے کے بعد نظام انہضام کوشدید متاثر کر کے قے اوراسہال کی تکلیف کا باعث بنتی ہے اس لیےموسم برسات میں غذائی اعتبار سےخصوصی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہےخصوصاً دہی بھلے' آلو' رائتہ اورآلو کا سالن دوسرے وقت کیلئےنہیں رکھنا چاہیے کیونکہ یہ اشیاء بہت جلدمتعفن ہوجاتی ہیں۔ پیاز غذا میں بہت زیادہ مفید ہےاورموسم برسات میں لاحق ہونے والے اکثرعوارضات میں بہت نافع ہے۔ برسات کا موسم جراثیم اور بیکٹیریا کی نشونما کے لیے بہت ہی بہترین ثابت ہوتا ہے۔پانی میں پیدا ہونے والے یہ بیکٹیریا بہت سی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں اور یہ بیماریاں بہت سارے لوگوں کومتاثر کرتی ہیں۔ ان بیماریوں میں نزلہ، زکام، ملیریا اور معدے کی بیماریاں شامل ہیں۔ برسات میں ہونے والی عام بیماریاں نزلہ، کھانسی اور بخار: وائرل بخاراور عام نزلہ خطرناک بیماری نہیں لیکن برسات کےموسم کی سب سے عام اور پریشان کرنے والی بیماری ہے۔ بارش میں زیادہ بھیگنےاور باربار بھیگنے کی وجہ سے یہ انفکشن ہوجاتا ہے۔

ڈائریا: یہ بیماری وائرل یا بیکٹیریل دونوں طرح کے انفیکشن کی وجہ سے ہوسکتی ہے۔عام طور پراس کے جراثیم منہ کے ذریعے آنتوں تک پہنچ جاتے ہیں جسکی وجہ سے مضرصحت کھانا ہوتا ہے۔ زیادہ لکوڈ استعمال کر کےاس پر قابو پایا جاسکتا ہےلیکن بہت زیادہ الٹیوں کی صورت میں اسپتال میں ایڈمیشن ضروری ہے تاکہ ڈرپ کے ذریعے علاج کیا جائے ورنہ بلڈ پریشرحد سے زیادہ گرنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

ملیریا: پانی میں پرورش پانے والے مچھر ملیریا کا باعث بنتے ہیں۔ملیریا کےمرض میں بخار، سردی اورفلو کی طرح کیفیت ہوجاتی ہے۔فوری علاج نہ کرنے کی صورت میں بیماری شدت اختیار کرلیتی ہے۔

ٹائیفائڈ: ٹائیفائڈ بیکٹیریل انفیکشن کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ بھی مضرصحت کھانےاورآلودہ پانی کی وجہ سے ہوتا ہے۔اس لیے برسات کےموسم میں خاص طور پرباہر کی چیزوں کھلی ہوئی چیزیں کھانے سے پرہیز کرنا چاہئیے۔

فنگل انفیکشن: گیلےموسم کی وجہ سے یہ انفیکشن اکثران لوگوں میں ہوجاتا ہے جوعام طور پرزیادہ وقت کے لیے گیلے کپڑے یاجوتے پہنے رہتے ہیں۔زیادہ دیرپانی میں رہنے کی وجہ سے بھی یہ انفیکشن ہوجاتا ہے۔

احتیاط: ۔بارش کے موسم میں اکثر صاف پانی کےساتھ گندہ پانی مل جاتا ہےاور پینے کے پانی کوبھی آلودہ کردیتا ہے۔ایسے میں پانی کوابال کراورصاف کر کے پیئیں یابرسات کےموسم میں منرل واٹرکااستعمال کریں۔

■ گھر کےقریب، گملوں یا دوسرے برتنوں میں پانی جمع نہ رہنے دیں تاکہ مچھروں کی افزائش نہ ہونے پائے۔ مچھرمکھی کوختم کرنے کے لیے دوا کا استعمال کریں۔نیم کے خشک پتے کافوراورلونگ کی دھونی دینے سے بھی مکھیاں بھاگ جاتی ہیں۔

■ سلاداور پتے والی سبزیوں کواچھی طرح صاف پانی سے دھوکراستعمال کریں۔ ہری سبزیوں کودس منٹ کے لیے نمک کے پانی میں بھگوکر رکھنے سے بھی جراثیم ختم ہوجاتے ہیں۔ باہر کی چاٹ، سلاد یا کٹے ہوئے پھل ہرگز نہ کھاسکیں۔

■ گرم اورنمی والے موسم میں کھلے جوتے نہ پہنیں تاکہ فنگل انفیکشن سے محفوظ رہیں۔

■ گیلے کپڑے نہ پہنے رہیں تاکہ جلداورناخنوں کوفنگل انفیکشن سے محفوظ رکھ سکیں۔

■ شوگر کے مریض ننگے پیرنہ چلیں کیونکہ مٹی میں بہت سارے جراثیم موجود ہوتے ہیں۔

■ کھانے پینے کی چیزوں کو ہاتھ لگانے سے پہلےاورٹوائلٹ استعمال کرنے کے بعد ہاتھوں کواچھی طرح دھوئیں۔

هفتۂ رفتہ — راشد العزیری ندوی

امارت شرعیہ کے عازمین حج کوالوداعیہ

اللہ کے فضل وکرم سے ادھر چندسالوں سے امارت شرعیہ کے علماء ودعاۃ کا قافلہ ہرسال حج وزیارت بیت اللہ کے لیےتشریف لے جاتا ہے،اس سال بھی نائب ناظم امارت شرعیہ مولانا حکیم محمد شبلی القاسمی، مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ، جناب سمیع الحق صاحب نائب انچارج بیت المال امارت شرعیہ، مولانا نور عالم رحمانی صاحب مبلغ امارت شرعیہ، مولانا منصور عالم قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ بہارشریف، جناب حافظ شمیم صاحب معلم دفتر امارت شرعیہ کربلا ٹینک روڈ رانچی کا مبارک سفرحج ہورہا ہے، ان حضرات کی روانگی سے قبل مورخہ ۲/جولائی ۲۰۱۹ء کوناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب کی صدارت میں میٹنگ روم امارت شرعیہ میں الوداعیہ اوردعائیہ نشست ہوئی۔ جس میں نائب ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہارکرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے حج کی سعادت نصیب فرمائی ہے، آپ حضرات دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مشکلات راہ کوآسان فرمائے اورحج مقبول عطا کرے۔میں انتظامی طور پرادارے کی ترقی واستحکام کے لیے آپ حضرات کےتعاون سے جدوجہد کرتا آرہا ہوں، ان شاء اللہ مقامات مقدسہ میں بھی ادارے کے لیےاورآپ حضرات کے لیےبھی خصوصی دعا کروں گا۔ جناب مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نے کہا کہ حج کا سفرارادے اوراللہ کی توفیق سے ہوتا ہے، اگرآپ حضرات بھی عزم مصمم کرلیں تو اللہ کی طرف سے غیبی طور پرنصرت ومدد ملے گی، جناب محمد سمیع الحق صاحب نے کہا کہ امارت شرعیہ کی نسبت سے اللہ نے اس مبارک سفرکی توفیق بخشی۔اس موقع پراپنی صدارتی تقریر میں ناظم امارت شرعیہ نے رفقائے کرام سے کہا کہ حج ایک عشقیہ عبادت ہے، اوردیدارالٰہی کا قرب جبین نیاز رکھنے کے بعدہی حاصل ہوتا ہے، اگرانسان دل کے اندرپختہ ارادہ کرلےاوراللہ سےاس کے لیےتوفیق وعنایت کی دعا کرتا رہےتو اللہ تعالیٰ اس کے لیےاسباب پیدافرمادیتے ہیں۔ناظم صاحب کےاس خطاب پربہت سے اصحاب نے اپنے عزم کا اظہارکیا اورعازمین حج سے دعا کی درخواست کی۔اس موقع پرجناب مولانا مفتی وقاری مجیب الرحمٰن قاسمی بھاگل پوری معاون قاضی امارت شرعیہ نے بہت ہی پرسوز آواز میں عازمین حج کے احساسات کی ترجمانی کرتے ہوئےمشہورنظم ''میرے زندگی کے مالک یہ سفرقبول کرلے'' پیش کی، جس سے سامعین پررقت ووجد کی کیفیت طاری ہوگئی، بیش تر لوگوں کی آنکھیں نم ہوگئیں۔اس نشست کا آغاز مولانا اسعد اللہ قاسمی مینیجرنقیب کی تلاوت کلام اللہ سے ہوااورآخرمیں یہ نشست مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب نائب ناظم امارت شرعیہ کی دعاپراختتام پذیرہوئی، اس روحانی نشست میں قاضی شریعت مولانا محمد عبدالجلیل قاسمی، مولانا مفتی سعید الرحمٰن قاسمی مفتی امارت شرعیہ، مولانا سہیل احمد ندوی ومولانا محمد سہراب ندوی نائبین نظماء امارت شرعیہ، مولانا رضوان احمد ندوی صاحب، مولانا قمرانیس قاسمی رئیس المبلغین، مولانا مفتی وصی احمد قاسمی صاحب نائب قاضی، مولانا سہیل اختر قاسمی صاحب نائب قاضی امارت شرعیہ، مولانا احتکام الحق صاحب، جناب اعجازاحمد صاحب، جناب مولانا ابوالکلام شمسی صاحب، مولانا محمد ارشد رحمانی صاحب آفس انچارج، مولانا مجیب الرحمٰن صاحب دربھنگوی، جناب خواجہ مشرف علی صاحب، جناب مظہرحسین صاحب، مولانا امام الدین صاحب، جناب مطیع الرحمٰن صاحب، مولانا منہاج عالم ندوی صاحب، مولانا محمد عادل فریدی صاحب، راقم الحروف (راشدالعزیری ندوی) کے علاوہ امارت شرعیہ کے دیگرکارکنان اورافتاء وقضاء کے طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

ماب لنچنگ ایک بہیمانہ عمل: شاہنوازاحمدخان

امارت شرعیہ کے رکن شوریٰ جناب شاہنوازاحمدخان رٹائرڈ ڈپٹی لیبرکمشنرہزاری باغ نے ماب لنچنگ کے تعلق سے اپنے خیالات کااظہارکرتے ہوئے کہا کہ ماب لنچنگ یا ہجومی تشدد ایک بہیمانہ عمل ہے۔ یہ بربریت کا دوسرا نام ہے، یہ ایک خفیہ سازش کا عملی ثبوت ہے، اس کی جس قدربھی مذمت کی جائےکم ہے، اب تک جوشواہدسامنے آئے ہیں، اس کی بنیاد پر یہ کہنے میں ذرا بھی جھجک نہیں کہ اس گھناؤنے عمل کے شکارصرف اورصرف مسلمان رہے ہیں، عنوان کہیں ممنوعہ گوشت کو بنایا جارہا ہے، کہیں مسلمانوں کی عرفی ھئیت، کہیں کچھ اور بے بنیاد الزام، غرض مسلمانوں کوخوف زدہ کرنے کے لیےمختلف تازیانے ہیں۔دیکھا یہی جارہا ہے کہ مسلمان روپیٹ کررہ جاتے ہیں، ادھرتو مرحوم تبریزانصاری کی بہیمانہ موت پرملکی پیمانے پراحتجاج بھی ہوئے ہیں، سیاسی جماعتیں، سماجی کارکن، مذہبی رہنما؛ سبھی اس غیرانسانی عمل پراپنے ردعمل کااظہارکررہے ہیں، لیکن غورطلب اورقابل تشویش بات یہ ہے کہ اتنا کچھ ہونے کے باوجودبھی سرکاری سطح پرکچھ نہیں ہورہا ہے۔سرکارمحوتماشا بنی ہوئی ہے، انسان کے جان ومال کاتحفظ بےمعنی ہوکررہ گیا ہے، انسانیت محوحیرت ہے۔۲۴/جون ۲۰۱۹ء کوامارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کی مجلس عاملہ میں بھی اس موضوع پرتفصیلی بات ہوئی، غوروفکر کے بعدحضرت امیرشریعت مدظلہ العالی نے ایک بیان بھی جاری کیا جس سے ہم سب واقف ہیں، بہاراورجھارکھنڈ کے وزراءاعلیٰ سے وقت لینے پربھی رائے ہوئی، امارت شرعیہ کی طرف سے خط بھی جاری ہوا۔کسی بھی جمہوری ملک میں عوام کوجواختیار ہے، اس کا بروقت اظہارکیا جارہا ہے۔ ہمارے ملک میں تعزیرات ہندانگریزوں کےعہد سے ہی نافذالعمل ہے، اس کے نفاذ کے لیے پولیس اورعدالت دونوں کی ذمہ داریاں ہیں، علیم الدین مرحوم (رام گڑھ، جھارکھنڈ) کے مقدمہ میں عدالت نے تمام خاطیوں کوقرارواقعی سزا بھی سنائی، اپیل پرمعاملہ جھارکھنڈ ہائی کورٹ کے زیرسماعت ہے، دوسری جگہوں پربھی عدالت نے اپنا واجبی حق ادا کیا ہے، ملک قانون سے چلتا ہے، قانون ہی جمہوریت کی روح ہے، قانون پر ہندوستان کے ہرشہری کومکمل اعتماد ہے۔اورسچائی یہ ہے کہ قانون اپنا کام کررہا ہے۔ابھی حال ہی میں مدھیہ پردیش سرکارنے ہجومی تشدد/ ماب لنچنگ پرقانون بھی بنایا ہے، ممکن ہے دوسری سرکاریں بھی اس کی تقلید کریں اور حالات کے تناظر میں انہیں ایسا کرنا چاہئے۔وزیراعظم ہند نے سب کا ساتھ، سب کا وکاس کے ساتھ سب کا اعتماد بھی اپنے نعرہ میں اضافہ کیا ہے، سرکارکامنصبی فرض ہے کہ وہ ہرشہری کا اعتماد حاصل کرے، عدم اعتماد لاقانونیت کی راہ ہموارکرتا ہے۔عداعتماد بےچینی اورسماجی اضطراب کا مظہر ہے۔مجھے امید ہے کہ حضرت امیرشریعت مدظلہ کے حالیہ بیان مورخہ ۲۵/جون ۲۰۱۹ء اورسماجی وسیاسی کارکنوں کی متحدہ آواز کے تناظر میں ملک کی تمام صوبائی سرکاریں ہجومی تشدد/ ماب لنچنگ پرضروری قانون وضع کریں گی، تعزیرات ہند (IPC) میں ایسی دفعات موجود ہیں جس کی بنیاد پراسے زیرقانون لایا جاسکتا ہے، جیسا کہ علیم الدین مرحوم کے مقدمہ میں تمام ملک نے دیکھا۔

ملت کو مستحکم کرنے میں امارت شرعیہ نے نمایاں کردار ادا کیا

بوکارو میں منعقد اجلاس یوم تاسیس سے علما اور دانشوروں کے تأثرات

امارت شرعیہ اپنی سو سالہ زریں خدمات کی بنیاد پر اس ملک میں مسلمانوں کی آبرو کا درجہ رکھتی ہے مسلمانوں کی عزت نفس اور اسلامی تشخص کی بقاء میں امارت شرعیہ کے اکابر بالخصوص بانی امارت شرعیہ حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد رحمۃ اللہ کی بڑی خدمات ہیں انہوں نے بہت بے سروسامانی کے ساتھ کام کو شروع کیا لیکن اخلاص وللٰہیت کی بناپہ اللہ نے اس ادارے کو ایسی مقبولیت سے نوازا کہ امارت شرعیہ ملت کی آواز بن گئی، ناگہانی اور حادثاتی حالات میں ملک وملت کی مثبت اور مستحکم رہنمائی کی، روز اول سے تاہنوز امارت شرعیہ اپنے بنیادی مقاصد پہ گامزن ہے اور فعال ہے، ان خیالات کا اظہار قاضی کلیم اللہ مظہر قاسمی قاضی شریعت بوکارو و چترپور نے اپنے کلیدی خطاب میں کیا، واضح رہے کہ امارت شرعیہ کے یوم تاسیس کی مناسبت سے دارالقضاء امارت شرعیہ بوکارو کے زیر انتظام مسجد ارقم ملت نگر بوکارو میں اجلاس عام ''ہمارے معاشرے میں تعلیمی پسماندگی اسباب اور حل'' کے عنوان سے ایک اجلاس کا اہتمام کیا گیا تھا، اجلاس میں کثیر تعداد میں علماء کرام اور دانشوروں نے شرکت کی، قاضی صاحب نے امارت شرعیہ کے اغراض ومقاصد کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ امارت شرعیہ کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو کلمۂ واحدہ کی بنیاد پر ایک امیر کے ماتحت ایک پلیٹ فارم پہ جمع کرنا ہے امارت شرعیہ کے اکابر کی فکر ہے کہ مسلمان تسبیح کے دانے کی طرح ایک دھاگے میں پروئے رہیں، انہوں نے امارت شرعیہ کی خدمات کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ امارت کے بنیادی شعبے آٹھ ہیں، اور ہر شعبہ اپنی گوناگوں خدمات کی بناپہ اپنی جگہ ایک ادارے کی حیثیت رکھتا ہے، اس کی فعالیت کا اندازہ لگایئے کہ حالیہ دنوں جھارکھنڈ کے سرائے کیلا کھرساواں میں تشدد کا شکار ہوئے تبریز انصاری کے اہل خانہ کی فورا پچاس ہزار روپے سے تعاون کیا اور قانونی مدد کا اعلان بھی کیا۔ ہمارے معاشرے میں تعلیمی پسماندگی کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ علم جہالت وغربت کے خاتمہ کیلئے ایک شاہ کلید ہے امارت شرعیہ کی کوشش ہے کہ ملت کا ہر فرد تعلیم یافتہ اور ہر ہاتھ خود کفیل ہو اسی لیے امارت شرعیہ نے تکنیکی تعلیم اور دستکاری کے کئی ادارے قائم کئے۔ مہمان خصوصی مفتی صلاح الدین مظاہری امام وخطیب جامع مسجد چترپور نے اپنے خصوصی خطاب میں فرمایا کہ امارت شرعیہ امارت شرعیہ کوئی انجمن یا کمیٹی نہیں ہے یہ ایک تحریک ہے امارت شرعیہ کے اکابر نے جیسی قربانیاں دی ہیں ہم اور آپ تصور بھی نہیں کر سکتے امارت شرعیہ نے اتحاد ملت کے ساتھ تعلیم کی جو تحریک چلا رکھی ہے اس کا حصہ بنئے، آپ مال کی طمع میں اپنے نونہالوں کو تعلیم کے بجائے نوکری پیشے سے جوڑ دیتے ہیں یاد رکھیے آپ کا جمع مال واسباب حادثات کا شکار ہوسکتا ہے لیکن علم ہمیشہ محفوظ وتابندہ رہے گا، مولانا شبیر احمد نے کہا کہ امارت ہماری ملی ضرورت ہے ہجومی تشدد کا شکار ہوئے تبریز انصاری کے سلسلے میں مضبوط قدم اٹھا کر مضبوط قیادت کی مثال قائم کی ہے، جناب صغیر احمد صاحب نے کہا کہ ہمیں اپنے مرکزی وذیلی ذمہ داران امارت شرعیہ پر اعتماد کرنا ہوگا وہ ہمارے وجود کی بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں، جناب منظر شہنواز صاحب نے کہا کہ امارت شرعیہ کا کام ہے ہماری ملی تعلیمی خاکے تیار کرنا اور ہماری ذمہ داری ان پر اعتماد کر کے اس خاکے میں رنگ بھرنا، جناب اسیر الدین صاحب نے کہا کہ ملی وقومی اعتبار سے اگر ہم مستحکم ہونا چاہتے ہیں تو دینی خدمت گاروں پہ اعتماد اور ان کی قدر کرنا ہوگا، آخیر میں مولانا سید طاہر حسین ندوی معاون قاضی دارالقضاء بوکارو نے حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے ہماری آواز پہ لبیک کہا اور اپنی شرکت سے پروگرام کو کامیاب بنانے میں تعاون کیا امارت کے مرکزی وذیلی ذمہ داران کی جانب سے ہم آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور آپ سے امید کرتے ہیں کہ امارت کی نسبت سے جب بھی آپ کو آواز دی جائے گی خلوص کے ساتھ تعاون کریں گے، علاوہ مولانا ضیاء الحق صاحب نے سید افتخار صاحب جناب مشتاق صاحب جناب عبدالقیوم صاحب ماسٹر شمس اعظم صاحب وغیرہ نے اجلاس سے خطاب کیا، پروگرام کا آغاز قاری عاشق الٰہی صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا پروگرام کو کامیاب بنانے میں جناب احسان اللہ گوہر جناب آصف صاحب وغیرہ نے اہم کردار ادا کیا۔

تہنیت نامہ

امارت شرعیہ کے اجلاس یوم تاسیس کے موقع پر پڑھی گئی نظم

ہو امارت کو مبارک جشن صدسالہ ہے آج — یہ وہ دن ہے سارے دن سے برتر و بالا ہے آج
آج کے دن کا یقینی ہوگا سب کو انتظار — آج کا دن ہے آیا سب کے لیے لے کر قرار
دین اسلامی کے ہے عرفان کی منزل یہاں — شانتی اور امن کے پیاسوں کا ہے ساحل یہاں
ہے بلا تفریق کلمہ گویوں کا سنگم یہاں — خدمت انسانی میں مشغول ہے ہر دم یہاں
خدمت خلق خدا تاریخ صد سالہ گواہ — کرتے آئے کس طرح سارے فرائض کا نباہ
گتھیوں کے واسطے یہ ناخن تدبیر ہے — کتنی الجھی زلفوں کے شانوں کی یہ تعمیر ہے
شان میں میر شریعت کے کہوں تو کچھ نہیں — اک دیا سورج کو دکھلاؤں اگر تو کچھ نہیں
آندھیوں میں امارت کا جلایا ہے چراغ — اور طوفانوں میں بھی ساحل کا پایا ہے سراغ
موم میں فولاد کی تاثیر بھر سکتے ہیں آپ — اور پھر فولاد کو بھی موم کر سکتے ہیں آپ
لوگ کم ہی کر سکے جو کر دکھایا آپ نے — پر خطر راہوں کو بھی منزل بنایا آپ نے
آپ کے قدموں کی برکت کا اثر ظاہر ہے آج — کیسی ہوتی ہے عنایت کی نظر ظاہر ہے آج
جو شریک بزم ہیں سب لائق صد احترام — آج کا دن سارے ارکان امارت کے ہے نام
ہے دعا میری کہ یہ آباد کاشانہ رہے — آپ کا اس بزم میں آنا رہے جانا رہے
سب کے سب اپنے ہوں کوئی بھی نہ بیگانہ رہے — شمع دینی پر فدا ہونے کو پروانہ رہے

آج حسنؔ کو بزم میں شرکت کی برکت مل گئی
شکریہ جن کی بدولت یہ سعادت مل گئی

(**حسن نواب حسنؔ**: 7091978189)

اعلان مفقود الخبری

● معاملہ نمبر ۳۲/۵۳/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ گودام والی مسجد سوپول) سہارون خاتون بنت روضیت مرحوم مقام کرہروا ڈاکخانہ کمیاہی ضلع سپول۔ فریق اول۔ بنام۔ محمد صدام حسین ولد محمد اسلام مقام چھت دبیاہی کھوریا ڈاکخانہ لعل پور ضلع سوپول۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ اس معاملہ میں آپ کی بیوی فریق اول نے نان ونفقہ وحقوق زوجیت اداء نہ کرنے کی بنا پر دارالقضاء امارت شرعیہ گودام والی مسجد سپول میں فسخ نکاح کا دعویٰ کیا ہے اس لئے آئندہ تاریخ سماعت ۱۸/ذی الحجہ ۴۰ھ مطابق ۲۰/اگست ۱۹ء روز منگل مقرر کی گئی ہے تاریخ مذکور پر آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت نو بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکورہ پر عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔

● معاملہ نمبر ۳۴/۴۳۴/۳۹ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ واسع پور دھنباد) مومنہ خاتون بنت نور محمد مقام بھدری چک ڈاکخانہ سیجوا ضلع دھنباد۔ فریق اول۔ بنام۔ اسلم انصاری ولد عبدالوحید انصاری مقام وڈاکخانہ اورنگ آباد بلند شہر یوپی۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف دارالقضاء واسع پور دھنباد میں عرصہ ۷/سال سے غائب غیر مفقود الخبر ہونے اور نان ونفقہ وحق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا ہے اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں اپنی موجودگی کی اطلاع دارالقضاء کو دیں اور آئندہ تاریخ سماعت ۱۷/ذی الحجہ ۴۰ھ مطابق ۱۹/اگست ۲۰۱۹ء روز سموار کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔

● معاملہ نمبر ۶/۱۷/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ جامعہ ہارونیہ مغربی چمپارن) نعیم النساء خاتون بنت شیخ مجرل مقام باری ڈوری اوسانی ڈاکخانہ منگل پور تھانہ پٹکھولی مغربی چمپارن۔ فریق اول۔ بنام۔ جمیل احمد ولد محمد جبرئیل مرحوم مقام جوگیا ڈیہہ تھانہ رام نگر ضلع مغربی چمپارن۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول نعیم النساء خاتون بنت شیخ مجرل نے آپ کے خلاف دارالقضاء جامعہ ہارونیہ مغربی چمپارن میں عرصہ ڈھائی سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور دیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فورا اپنی موجودگی کی اطلاع دیں اور آئندہ تاریخ سماعت ۵/ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۷/اگست ۲۰۱۹ء روز بدھ کو خود مع گواہان وثبوت مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ حاضر ہوکر رفع الزام کریں واضح رہے کہ عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔

● معاملہ نمبر ۱۸/۴۵۹/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ واسع پور دھنباد) یاسمین پروین بنت عبدالرزاق مرحوم مقام ادا موڑ منکوریہ روڈ واسع پور دھنباد۔ فریق اول۔ بنام۔ آفتاب وارثی ولد زاہد وارثی مرحوم مقام کرانی گھاٹ ڈاکخانہ وضلع گیا۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول ساکنہ مذکورہ بالا نے آپ کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ واسع پور دھنباد میں آٹھ سال سے غائب ولا پتہ ہونے نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنا پر نکاح فسخ کئے جانے کا معاملہ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں مورخہ ۴/ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۶/اگست ۲۰۱۹ء روز منگل کو مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں مذکورہ تاریخ پر حاضر نہ ہونے یا پیروی نہ کرنے کی صورت میں معامل کا تصفیہ ہوسکتا ہے۔ گواہان کم از کم دو ایسے معتبر مرد مسلم یا ایک مرد اور دو عورتیں ہونے چاہئیں جو معاملہ کے متعلق حالات سے براہ راست پوری طرح واقف ہوں، نیز آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ مذکورہ تاریخ پر اپنا اور اپنے گواہوں کا شناختی کارڈ بھی لیکر آئیں۔ فقط۔

● معاملہ نمبر ۱۴/۳۷۰/۳۹ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ کٹک) خدیجۃ الکبریٰ بی بی بنت بشوناتھ پورل مقام پلاٹ نمبر ۴۵ گراؤنڈ فلور گوتم نگر ڈاکخانہ بھونیشور ضلع خوردہ۔ فریق اول۔ بنام۔ سید مہتاب علی ولد سید مظفر علی مرحوم مقام مرزاپور دیولی ڈاکخانہ مرزاپور ضلع کٹک۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف دارالقضاء کٹک میں عرصہ دو سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بناء پر فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ سماعت یکم ذی الحجہ ۴۰ھ مطابق ۳/اگست روز سنیچر کو خود مع گواہان بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔

● معاملہ نمبر ۲۳/۹۹۹/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ مادھو پارہ پورنیہ) بی بی فودیا بانو بنت محمد واعظ الحق مقام کولابستی ڈاکخانہ گنگیلی تھانہ کے نگر پورنیہ۔ فریق اول۔ بنام۔ محمد اشفاق عالم ولد محمد کمال مرحوم مقام چکنی رہیکہ ٹولہ ڈاکخانہ کملدا ہا تھانہ وضلع ارریہ۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ مقدمہ ہذا میں فریق اول نے آپ فریق دوم کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ نزد مسجد رضوان مادھو پارہ پورنیہ میں تقریبا ۹، ۱۰/ماہ سے گھر سے غائب ولا پتہ ہونے نیز نان ونفقہ ودیگر حقوق ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کی درخواست دی ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ سماعت ۱۸/ذی الحجہ ۴۰ھ مطابق ۲۰/اگست ۲۰۱۹ء روز منگل کو اپنے گواہوں کے ساتھ دارالقضاء امارت شرعیہ نزد مسجد رضوان مادھو پارہ پورنیہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ تاریخ مذکور پر عدم حاضری وپیروی کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ ہوسکتا ہے۔ فقط۔

ملی سر گرمیاں

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

احتجاج کے بجائے قانونی چارہ جوئی کی جانی چاہئے: حضرت امیر شریعت

ہجومی تشدد کے خلاف امیر شریعت حضر ت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کا نصیحت آمیز مشورہ

ہجومی تشدد کی واردات ان دنوں ملک میں سوہان روح بنی ہوئی ہیں ، جھارکھنڈ میں حالیہ ۱۸/ جون ۲۰۱۹ء کوتبریز انصاری کو پیٹ پیٹ کرقتل کے سانحہ نے پورے ملک کو ہلاکر رکھ دیا ہے،ایک بڑا طبقہ اورخاص طور پر مسلم سماج اس پرمجسم احتجاج بنا ہوا ہے،ان واردات کے خلاف بے ہنگم احتجاج کوملی قائدین اوردانشوران مسترد کرر ہے ہیں ، البتہ قانونی چارہ جوئی کے مشورے دیے جا رہے ہیں ، اس سلسلہ میں امیر شریعت بہار ، اڈیشہ وجھارکھنڈ مفکراسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا ناصحانہ مشورہ ہے کہ احتجاج سے بچا جائے ،مگر قانونی چارہ جوئی کی جائے ،انہوں نے کہا کہ احتجاج اسی وقت کیا جائے جب انتظامیہ کی اجازت ہواور سنجیدہ وسمجھدار لوگ شامل ہوں ۔حضرت امیر شریعت مدظلہ نے کہا کہ احتجاج مقامی اور ہم خیال برادران وطن کے ساتھ ہونا چاہئے۔قانونی چارہ جوئی کے حوالے سے حضرت امیر شریعت نے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سیدارشد مدنی صاحب کے اقدام کوقابل ستائش قرار دیا،انہوں نے کہا کہ مولانا مدنی نے بروقت اور بہت ہی سنجیدہ قدم اٹھایا ہے۔فی الحال یہی ہونا چاہئے ،اوریہی وقت کی ضرورت بھی ہے۔خیال رہے کہ دہشت گردی کے نام پرسیکڑوں گرفتار نوجوانوں کے مقدمات بھی مولانا سیدارشد مدنی صاحب لڑ رہے ہیں۔حضرت امیر شریعت نے کہا کہ قانونی چارہ جوئی احتجاج سے بہت بہتر ہے،کیوں کہ جولوگ اس دردناک سفاکیت کے مرتکبین ہیں وہ ایسا ہی کچھ چاہتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ بھارت ایک تکثیری ملک ہے،اور یہاں مشتعل احتجاج کی گنجائش نہیں ہے، انہوں نے حالیہ میرٹھ احتجاج کے سوال پر کہا کہ سنجیدہ افراد اسی لیے اس طرح کے احتجاج سے بچنے کی تاکید کرتے ہیں، اس پر دانشوران قوم کو بہت سنجیدگی سے سوچ کر کوئی قدم اٹھانا چاہئے۔حضرت امیر شریعت نے یہ بھی کہا کہ ملک کے موجودہ حالات بہت ناگفتہ بہ ہیں، لیکن ایسی حرکتیں چندلوگ کرتے ہیں ، برادران وطن کی بڑی تعداد ایسے غیر انسانی فعل کوناپسند کرتی ہے۔انہوں نے کہا کہ کوئی بھی احتجاج مقامی لوگوں کے ساتھ ہواور کوئی بڑی تنظیم اس میں ضرور شامل ہو، اعداد وشمار دیکھیں تو ہیومن رائٹس واچ کی رپورٹ کے مطابق ۲۰۱۵ء سے جھارکھنڈ کے تبریز انصاری کے قتل تک ہجومی تشدد کے مجموعی ۱۷۵/ سانحات پیش آچکے ہیں،جس میں ۷۱/ مسلم اور بقیہ دلت اورکمزورطبقات کے لوگوں کو مار دیا گیا ہے۔یہ وہ تعداد ہے جو منظر عام پرآئی یا اخبارات میں شائع ہوئی، جب کہ حقیقی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔جھارکھنڈ کی بات کریں تو تبریز انصاری سمیت مجموعی ۱۸/ قتل ہوئے ہیں ،جن میں اٹھارہ مسلم ہیں، بقیہ قبائلی طبقات کے لوگ ہیں۔

ہجومی تشدد ملک کے لیے بدنما داغ: ناظم امارت شرعیہ

ملک میں ہورہے ہجومی تشدد پراپنے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے کہا کہ کسی بے قصور انسان کی جان سے کھلواڑ کرنا عام انسانی اقدار وشرافت کا قتل ہے، ہندوستان جیسے جمہوری ملک میں جہاں مذہبی رواداری ، ہم آہنگی اور یک جہتی کوفروغ دینے کے لیے دستور کی بنیادی دفعات موجود ہیں ،اگرکوئی اس کی خلاف ورزی کرتا ہے، وہ دستوری اعتبار سے بھی مجرم ہے اورانسانی اقدار کا قاتل بھی ہے،حالیہ دنوں میں ملک کی مختلف ریاستوں میں ماب لنچنگ کے جو دلخراش وشرم ناک حادثات پیش آئے ہیں، وہ اس ملک اورانسانیت کے لیے بدنما داغ ہیں۔ملک کے ہر امن پسند شہری کواس کے خلاف آواز بلند کرنی چاہئے ، اورحکومت کے اعلیٰ عہدے داران اور ذمہ داران سے ایسے واقعات کوروکنے اور مجرمین کوقرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کرنا چاہئے، ساتھ ہی اس طرح کے تشدد وقتل کے تعلق سے بنے ہوئے قوانین پرسختی سے عمل کرنا چاہئے ،تاکہ دوسروں کے لیے درس عبرت بن سکے۔ضرورت ہے کہ ایسے مجرموں کا مقدمہ فاسٹ ٹریک کورٹ میں چلایا جائے ،اورجلد مجرمین کوسزادی جائے۔بلکہ اس تشدد کوروکنے کے لیے ایسی قانون سازی بھی کی جائے ،جس میں سزا کے علاوہ اجتماعی مالی جرمانہ بھی لگایا جائے ، اور مقامی پولیس پرنکیل کسا جائے اوراس کوایسے وقوعہ کا ذمہ دار گردانا جائے ، اس قانون کے تحت مقتول و مجروح کے لیے مناسب معاوضہ کا بھی نظم ہو، اوراس طرح کی کارروائیوں کودہشت گردی قرار دیا جائے۔ اگرانصاف پسند شہریوں نے فکرمندی کے ساتھ اس پہلو پرغور نہیں کیا اورنفرت اور تشدد کی ذہنیت رکھنے والوں کی ذہنیت کودرست نہیں کیا تواس طوفان بلاخیز کا اثر دور تک پھیلے گا اوراس ملک کا امن وامان اورخوشگوار ماحول تہ وبالا ہوجائے گا،اس لیے میں ملک کے تمام اعلیٰ عہدے داران، ذمہ داران ، پولیس وانتظامیہ کے سربراہان سے مخلصانہ اپیل کرتا ہوں کہ نفرت کے اس زہر کوختم کرایا جائے ، اور یہاں کے باشندوں کوامن کی فضا میں خوشگوار سانس لینے کا موقع دیا جائے۔ناظم صاحب نے مزید فرمایا کہ ملک میں ہو رہے اس طرح کے نفرت والے ہجومی تشدد سے ڈرنے کے بجائے دفاع اور قانون کے تحت کارروائی کی ضرورت ہے۔کیوں کہ یہ واقعات نہ صرف کسی مخصوص طبقہ کے لیے بلکہ پورے ملک کے مستقبل کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔سماج کے ہرطبقہ اور ہر مذہب کے افراد کواس ماحول کو بدلنے کے لیے آگے آنا ہوگا،اس کے لیے عوامی بیداری مہم چلائی جائے ،جس میں ہندو، مسلمان ،سکھ،عیسائی ،جین ، بودھ سبھی مذہب کے لوگ شامل ہوں۔ناظم صاحب نے سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں سے کہا کہ سیاسی پارٹیوں کوبھی اپنے سیاسی مفاد کوپس پشت ڈال کراور پارٹی کے ایجنڈا سے اوپر اٹھ کرملکی مفاد اورانسانوں کی جان کی حفاظت کے لیے متحد ہوکر کھڑا ہونا ہوگا تا کہ یہ ملک اوراس کے باشندے محفوظ رہیں، ہرضلع اورریاست میں اس کے لیے فوری اورموثر کوشش کی جائے اورتحریک چلائی جائے تو نفرت کے سوداگروں کے حوصلے پست ہوں گے اوراس طرح کے واقعات پرروک لگے گی۔

چار اضلاع میں تنظیم امارت شرعیہ کے بلاک ذمہ داران کی میٹنگ

امارت شرعیہ کلمہ کی بنیاد پر اتحاد کی داعی اور ملت کے اندر مضبوط تنظیمی قوت پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ سے کوشاں رہی ہے،خاص طور پر موجودہ امیر شریعت مفکراسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ اس بات کے لئے غیر معمولی فکر مند ہیں کہ امارت شرعیہ کے تنظیمی ڈھانچہ کومضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے اوراجتماعی قوت کوفروغ دیا جائے، کیونکہ اس وقت جو حالات ملت کے سامنے ہیں اس میں ترقی کی راہ اور چوطرفہ مشکلات کا حل اسی تنظیمی اوراجتماعی قوت میں پوشیدہ ہے،چنانچہ گذشتہ دنوں حضرت امیر شریعت مدظلہ نے نہ صرف اس سلسلہ میں امارت شرعیہ کے تنظیمی نقشہ کار کے اندر خصوصی وسعت پیدا کی، بلکہ کئی اضلاع میں بنفس نفیس تشریف لے جاکراس سلسلہ میں عملی رہنمائی فرمائی ، چھ اضلاع میں ضلع سطح کا اجلاس منعقد ہوا،اورتمام اضلاع میں بلاک سطح کے صدر وسکریٹری برائے تنظیم امارت شرعیہ کا انتخاب عمل میں آیا،ان بلاک سطح کے صدور وسکریٹریز کوان کی ذمہ داریوں کے تعلق سے متحرک اور فعال بنانے کے لئے چار اضلاع دربھنگہ، سیتامڑھی، مدھوبنی اورمظفرپور میں ضلع سطح کی میٹنگ کا انعقاد ہوا،تمام اضلاع میں بلاک کے ذمہ داران بڑے ہی حوصلہ اورامنگ کے ساتھ شریک ہوئے۔

ان میٹنگوں کوخطاب کرتے ہوئے راقم نے تمام ذمہ داران کواس انتخاب پرمبارکباد دی اور کہا کہ اللہ نے اس انتخاب کے ذریعہ آپ کوامارت شرعیہ اورحضرت امیر شریعت مدظلہ سے جونسبت عطا کی ہے،آپ کی ذمہ داری ہے کہ ہمیشہ اس نسبت کی عظمت کا پاس ولحاظ رکھیں،حضرت امیر شریعت مدظلہ کی سوچ کے مطابق تنظیمی نظام کومستحکم ومضبوط بنائیں،اس دینی وملی خدمت کوعہدہ کی بنیاد پرنہیں بلکہ خلوص وللٰہیت اورآخرت کے اجر کی بنیاد پرانجام دیں،تو انشاء اللہ آپ کا بھی مقام بلند ہوگا اور ملت کا بھی وقار بلند ہوگا،میٹنگ میں شریک ذمہ داروں نے بڑے حوصلے کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کوانجام دینے کا عہد کیا،اس موقع پر بلاک سطح کے ذمہ داروں کوعہدہ کی سند بھی دی گئی،جس میں ان کی ذمہ داریاں بھی درج تھیں،جنہیں پڑھ کر سنایا اور سمجھایا گیا،اور پہلے مرحلہ میں پنچایت کی سطح پرذمہ دار کا انتخاب کرنے کا طریقہ عمل بتایا گیا،جن آبادیوں میں امارت شرعیہ کی تنظیم قائم نہیں ہے وہاں تنظیم قائم کرکے قومی محصول کے لئے ممبران کی تشکیل کی ترتیب سمجھائی گئی،، نیز گذشتہ خصوصی تربیتی اجلاس میں حاضرین کی طرف سے جومسائل پیش کئے گئے تھے،ان کے جائزے اور ہر ممکن ان کے حل کے لئے اس کی فہرست بھی ذمہ داروں کوسپرد کی گئی،تمام ذمہ داروں نے مجلس میں اپنا تعارف کراتے ہوئے تنظیم کے استحکام سے متعلق مفید مشورے بھی دئے اوردو سے تین ماہ کے اندر پنچایت سطح کے ذمہ داروں کے انتخاب اورجن آبادیوں میں تنظیم امارت قائم نہیں ہے، وہاں نقیب کے انتخاب کا کام مکمل کرلینے کے عزم کا اظہار کیا۔

ضلع مدھوبنی کی میٹنگ میں جناب مولانا شبلی القاسمی صاحب نے بھی شرکت کی اور حاضرین کوان کے منصب ومقام اور ذمہ داریوں کے بارے میں موثر باتیں کہی، تمام میٹنگوں کوکامیاب بنانے میں مقامی ذمہ داروں اورقضاۃ کرام نے اہم حصہ لیا۔دربھنگہ کی میٹنگ ۲۶/ جون کومدرسہ اسلامیہ جھگڑوا مسجد، سیتامڑھی کی میٹنگ ۲۷/ جون کومدرسہ رحمانیہ مہسول ،مظفرپور کی میٹنگ ۲۹/ جون کوجامع مسجد کچی سرائے اور مدھوبنی کی میٹنگ ۳۰/ جون کوجامع مسجد شکری میں منعقد ہوئی۔

ایودھیا تنازع: مسلم پرسنل لابورڈ اپنے موقف پر قائم

بابری مسجد کے تعلق سے اٹھنے والی آوازوں پر بابری مسجد ایکشن کمیٹی کے کنویز ظفریاب جیلانی نے اپنے ردعمل کا اظہا کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جمہوریت ہے، اوراس میں ہر شخص کواپنی رائے دینے کا حق حاصل ہے۔لیکن محض کچھ آوازوں کے اٹھنے سے نہ اکثریت کونظر انداز کیا جاسکتا ہے، نہ شریعت وعدلیہ کے تقاضوں کوپس پشت ڈالا جاسکتا ہے۔لہٰذا بابری مسجد ایکشن کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لیے اپنے موقف پر قائم ہے۔ایودھیا کے تاریخی تنازع کے پس منظر میں مختلف قسم کی رائے سامنے آتی رہی ہیں، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کسی حال میں بھی مقام عبادت نہیں چھوڑیں گے۔کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مسجد مشروط شرائط کیساتھ ہندو بھائیوں کودے کراس معاملہ کوہمیشہ کے لیے ختم کردیا جائے۔اور مقدمہ کے ذمہ دار فریقوں کے پاس عدلیہ کے فیصلے کو ماننے کے لیے اپنے مدلل جواز و جواب موجود ہیں ، آل انڈیا فارم فور ایودھیا ڈسپیوٹ سیٹلمنٹ ایک ایسی ہی تنظیم ہے، جس کے ممبران مسجد چھوڑنے کی بات کرتے ہوئے تحریک چلارہے ہیں۔سب کے اپنے نظریے اور مطالبے ہیں،اوراپنی رائے جمہوریت میں کوئی بھی دے سکتا ہے۔لیکن کسی بھی ایسے نظریے، رائے اور عمل کے پیچھے کتنے سوال، کتنی پیچیدگیاں اور مسائل ہوتے ہیں، یہ کم لوگ سمجھ پاتے ہیں۔بابری مسجد ایکشن کمیٹی کے کنویز اورآل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کے سکریٹری ایڈووکیٹ ظفریاب جیلانی کے لیے اس طرح کے مطالبے عام بات ہیں، یہ بالکل طلاق ثلاثہ کے قانون کی طرح ہے، جسے بنوانے کے لیے چندخواتین سامنے لائی جاتی ہیں۔حالانکہ مذکورہ تنظیم کی طرف سے دستخطی مہم بھی چلائی جارہی ہے۔اور بنارس اورایودھیا میں مقیم ہندو سماج کے چندلوگوں کے ساتھ میٹنگ بھی ہوئی ہے،لیکن تنظیم کے سربراہ امیر حیدر کی جانب سے اس کوصیغۂ راز میں رکھا گیا ہے،اس تحریک کوکامیابی ملے گی یا اس کا جنازہ نکل جائے گا یہ تو آنے والا وقت ہی طے کرے گا، فی الوقت بابری مسجد ایکشن کمیٹی اور مسلم پرسنل لابورڈ اپنے دیرینہ موقف پر ہی قائم ہے، اس کا کہنا ہے کہ اس تنازع کا حل عدالت سے ہی ممکن ہے۔

Volume:57/67,Issue:26 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND

NAQUEEB WEEKLY

PHULWARI SHARIF,PATNA 801505

SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

ہر شخص یہاں تیری حمایت میں کھڑا ہے
بے درد مری آہ و بکا کون سنے گا
(مینوبخشی)

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے

مولانا عبدالعلی فاروقی

خالدؓ بن ولید کا نام کون نہیں جانتا؟ آج کے جرنیل، کرنیل اور فیلڈ مارشل سے لے کر عام سولجر تک کے عہدیدار ہوں یا کل کے ہٹلر ومسولینی جیسے نامور۔ خالد بن ولید اوران کی قائدانہ صلاحیتیں سب ہی کو حوصلہ بخشتی ہیں۔

جنگیں چاہے میزائلوں، ٹینکوں، اور بارودی سرنگوں سے لڑی جائیں، چاہے تیروں تلواروں اور ڈھالوں سے، خالد بن ولید کے نام کی دہشت کل بھی قائم تھی اور آج بھی قائم ہے۔

یہ خالد بن ولید کون ہیں؟۔ خالد جنگوں کی تاریخ کا وہ ''اکلوتا نام'' جو فتح وظفر کی علامت بن گیا ہے، جس کی شرکت کے بعد کسی نازک سے نازک جنگ میں بھی شکست کا تصور نہیں کیا جا سکتا تھا، اور فریق مخالف خالد کو دیکھتے ہی حوصلے چھوڑ بیٹھتا تھا، سوا سو (۱۲۵) جنگوں میں شرکت کی اور ریکارڈ یہ بنایا کہ جس جنگ میں ''جس طرف سے'' شریک ہوگئے، فتح اسی فریق کو ہوئی، تلواروں، بھالوں اور نیزوں کے سارے جسم پر ایسے داغ کہ پورے جسم سے ایک بالشت حصہ بھی ایسا نہیں نکالا جا سکتا تھا جو بے داغ ہو، اس ''سیف اللہ'' کے دونوں ہاتھوں میں جب دودھاری تلواریں آجاتیں تو حریف کو اپنی بھاری سے بھاری فوج ناکافی نظر آنے لگی، ہمالیائی عزائم اور فولادی اعصاب کے ساتھ جب ''سرخ موت'' کا یہ متلاشی میدان کارزار میں آتا تو اسے دیکھ کر خود موت بھی راہ فرار اختیار کرلیتی۔ اللہ اللہ! یہ خالد ہی کا مقدر تو ہے کہ اسلامی تاریخ کی بہت ہی ہولناک اور صبر آزما جنگ ''غزوہ موتہ'' کے موقع پر جب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو یکے بعد دیگر تین اسلامی فوج کے کمانڈروں کی شہادت کی خبر ملی تو آپ نے بے ساختہ دریافت فرمایا تو پھر اب کمانڈر کسی مقرر کیا گیا؟ اور جب یہ جواب دیا گیا کہ آقا! آپ کے نامزد فرمودہ تینوں سپہ سالاروں کی شہادت کے بعد اب کمانڈر خالدؓ بن ولید کو سونپ دی گئی ہے، تو آقا نے کیسے بشاشت، کیسے اطمینان اور کیسے اعتماد کے ساتھ فرمایا تھا کہ ''اب لڑائی کا تنور گرمایا ہے'' اور پھر ظاہر ہے کہ نتیجہ وہی سامنے آیا جس کی طرف اشارہ آقا نے اپنی اعتماد بھری بشارت میں کردیا تھا کہ خالد کی کمانڈ میں اسلامی جاں بازوں نے اپنے سے کئی گنا بڑی طاقت کا منھ پھیر کر فتح وظفر کا پھریرا لہرادیا۔

اب یہیں ٹھہر کر ذرا ''عام نفسیات'' اور اسلامی نفسیات کے فرق کو بھی سمجھتے چلئے__ اسلامی نفسیات؟__ جی ہاں، یہ اصطلاح ممکن ہے کہ نئی ہو لیکن یہ ایک ایسی ''موجودہ حقیقت'' ہے جس کی بنیاد ہی نہیں، اسپر پوری عمارت صدیوں پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وفا پیشہ غلام قائم کر چکے ہیں۔

ذرا غور کیجئے کہ وہ ایک شخص جو خالدؓ بن ولید کی صورت میں دلوں کی دھڑکن بن گیا ہو، جو اپنی خداداد صلاحیتوں کے ذریعہ اپنی پوری جماعت کے لئے ریڑھ کی ہڈی بن چکا ہو، جس پر اس کے ماتحت اور ساتھ والے ہی نہیں، اس کے آقا بھی ناز کر رہے ہوں، جو دوستوں کے لئے امنگوں اور حوصلوں کا سرچشمہ اور دشمنوں کے لئے موت کا الارم بن کر ابھر چکا ہو__ اور پھر وہ عام سولین نہیں فوج کا سپاہی ہو تو اس کی اپنے بارے میں نفسیاتی رائے کیا ہونا چاہئے، کیا اس کی حوصلہ مندیاں اس کے اندر خود میں احساس پیدا کرنے کے لئے کافی نہ ہوں گی، اگر وہ اپنے کو ناگزیر باور کرلے تو کیا کچھ بے جا ہوگا، اس کی طرف سے اپنی ہستی کو تسلیم کرانے کی کوئی کوشش کیا، ناروا جسارت کہلائیگی، جی ہاں عام نفسیات تو ایسے ہر جذبہ اور اس کے اظہار کو جائز ہی قرار دیے گی، لیکن اسلامی نفسیات کا تو فلسفہ ہی دوسرا ہے، اللہ کا وہ پیغمبر وہ سائیکالاجسٹ یعنی وہ ماہر نفسیات جس کی درس گاہ میں خالدؓ نے تعلیم وتربیت حاصل کی تھی، اس کے یہاں ''انانیت'' کا وجود ہی کہاں؟ یہاں تو وہ تھا جس کا ثبوت خالد بن ولید نے طرابلس کے مشہور جنگ میں پیش کیا۔ اللہ اللہ! خالد بن ولید کے اس وقت کے اقبال وعروج پر ایک نظر ڈالئے کہ اگر عام سپاہیوں کو علم ہو جاتا کہ ہمارے امیر لشکر خالد ہوں گے، تو دھڑا دھڑ بھرتی شروع ہوجاتی کہ خالد کا تو نام ہی فتح کی ضمانت بن چکا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اسلام کے سچے محافظوں، مزاج اسلام کے آشناؤں، خدائے واحد وقادر ہی پر بھروسہ کرنے والوں، اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وتربیت پر نگاہ رکھنے والوں کے لئے کسی فرد واحد پر انحصار کا یہ رجحان اچھی علامت نہ تھا، خصوصا تربیت نبوی کا وہ شاہکار نمونہ، وہ بتکدوں میں صدائے لاالہ الا اللہ بلند کرنے کا متوالا، وہ مراد نبوت بننے والا عمر بن خطابؓ بھلا کیوں کر ایمان ویقین پر منڈلانے والے اس خطرہ کو نظر انداز کرسکتا تھا؟ چنانچہ امیر المومنین عمر فاروقؓ نے ایک ایسا فیصلہ لیا جو بس وہی لے سکتے تھے، حرب وضرب کی پوری تاریخ کا وہ انوکھا ونرالا اور خطرات سے پر فیصلہ جس پر آج تک دنیا انگشت بدنداں ہے۔ دیوانوں کی فرزانگی کی وہ ادا جسے ناپنے کے لئے عقل وتجربہ کے تمام پیمانے ناکافی ہوگئے۔ دوستوں اور دشمنوں سب ہی نے حیرت کے ساتھ دیکھا کہ طرابلس کے مشہور ہنگامہ خیز، اور زلزلہ افگن معرکہ کے دوران امیر المومنین فاروق اعظمؓ نے خالدؓ بن ولید جیسے تجربہ کار، باہمت اور قابل اعتماد کمانڈر کو تبدیل کر کے ان کی جگہ ابوعبیدہؓ بن جراح کو کمانڈر مقرر کرنے کا فرمان جاری کردیا۔ ماہرین جنگ کا یہ مقولہ تو صرب المثل بن چکا ہے کہ مورچہ پر کمانڈر نہیں بدلا جاتا، لیکن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ایثار پیشہ اور وفا شعار غلاموں نے جنگ کی ایک نئی تاریخ یوں بھی رقم کی کہ معرکہ طرابلس کے دوران اپنے قائد وامیر حضرت فاروق اعظمؓ کا فرمان پاتے ہی کسی ادنیٰ ہچکچاہٹ اور احساس ذلت کے بغیر حضرت خالدؓ بن ولید نے اپنے ایک ماتحت سپاہی حضرت ابوعبیدہؓ کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کمانڈران کو سونپ دی۔ کسی ہچکچاہٹ، کسی شورش، کسی بغاوت، اور کسی سوچ بچار اور مشورہ کے بغیر اتنی اہم اور بظاہر مشکل سمجھی جانے والی تبدیلی اسی لئے ہوگئی کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ ہی کی طرح سپہ سالار جنگ خالدؓ بن ولید کے دل میں بھی حق کے غلبہ اور اسلام کی سربلندی کے سوا کوئی دوسرا بت سجا ہوا نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ نئے سپہ سالار حضرت ابوعبیدہؓ نے جب تعاون طلب کرتے ہوئے خالدؓ بن ولید سے کہا کہ

''اے سیف اللہ! تم مسلمانوں کی مدد کرو، اللہ تمہاری مدد کرے گا''۔ تو جواب میں خالدؓ بن ولید نے یہ ایمان افروز بات کہی: اے امیر لشکر! میں تو آپ کے حکم ہی کا منتظر تھا، اللہ کی قسم اگر امیر المومنین آپ کے بجائے کسی نوخیز لڑکے کو بھی میرا سردار مقرر کردیتے تو میں اس کا حکم بھی امیر المومنین کا حکم سمجھ کر مانتا۔ میرا سر اللہ کی راہ اور دین کی حمایت میں حاضر ہے اور میں ہر وقت جان دینے کے لئے تیار ہوں۔

یہ کہا اور اپنی خاراشگاف تلوار ٹیک کر کھڑے ہوگئے، اور اپنے امیر کی اجازت سے ایک چھوٹا سا فوجی دستہ اپنے ساتھ لے کر میدان کارزار میں پہنچ گئے، دشمنوں کے نرغے میں گھرے، اور سراسیمہ سے مسلمانوں کے کانوں میں جب خالدؓ کی یہ للکار پہنچی کہ اے بہادر مسلمانو! نہ ہمت ہارنا نہ گھبرانا، اللہ کی مدد تو تمہارے ساتھ ہے اور میں خالدؓ بن ولید بھی تمہارے ساتھ سر دھڑ کی بازی لگانے کے لئے آگیا ہوں۔

تو مسلمانوں میں جوش وخروش کی ایک لہر دوڑ گئی، فوج کی صف بندی ہوئی اور نئے عزم وحوصلہ کے ساتھ دشمنان اسلام کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر میں خالد بن ولید اپنے بلند حوصلہ وجاں باز ساتھیوں کے ساتھ اس طرح گھسے کہ تھوڑی ہی دیر میں کائی کی طرح دشمن کا لشکر جرار پھٹ گیا اور فتح وکامرانی نے بڑھ کر اسی کے قدم چوم لئے جس کے قدم چومتے رہنا اس کی پرانی عادت تھی۔ جنگ طرابلس کی ابتداء ہوئی تو خالدؓ بن ولید اسلامی لشکر کے سپہ سالار اور کمانڈر تھے، اور جب یہ جنگ اسلام اور مسلمانوں کی فتح کے ساتھ ختم ہوئی تو خالدؓ بن ولید ابوعبیدہ بن الجراح کی ماتحتی میں اسلامی لشکر کے ایک عام سپاہی تھے۔ کیا تاریخ کے ریکارڈ میں کوئی اور بھی ایسا حیرت انگیز واقعہ ہے کہ کسی ایک ہی جنگ میں امیر لشکر اور کمانڈران چیف کو ایک عام سپاہی بنا کر اپنے ہی ماتحت کے زیر قیادت کردیا گیا ہو اور اس کے ماتھے پر کوئی شکن بھی نہ آئی ہو؟ اور کیا کہیں اور کسی امیر عام یا حکمراں کو یہ جرات ہوسکی کہ وہ اپنی فوج کے بے داغ، باکردار، حوصلہ منداور لائق ترین کمانڈر کو بے جھجھک وبے خطر تبدیل کر کے اسے عام سپاہی بنا کر مورچہ پر بھیج سکے؟

کہاں تاریخ عالم میں کوئی دوسرا عمرؓ جو ایسا جرأت مندانہ فرمان جاری کرسکے۔ اور کہاں کوئی دوسرا خالد بن ولید جو اپنی ذات کی نفی کر کے اپنے دین کو سربلند کرنے کا حوصلہ لا سکے؟ سچ تو یہ ہے کہ

بہتے ہوئے دریا کے رخ پر تو تنکے بھی بہہ لیتے ہیں
الٹے رخ پر ناؤ چلانا سب کے بس کی بات نہیں

نقیب کے خریداروں سے گذارش

اگر اس O دائرہ میں سرخ نشان ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے۔ براہ کرم فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں، اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائیل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں۔ مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر ڈائرکٹ بھی سالانہ یا ششماہی زرتعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کر درج ذیل موبائل نمبر پر خبر کردیں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168
Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
Mobile: 9576507798

نقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ اب نقیب مندرجہ ذیل سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر آن لائن بھی دستیاب ہے۔

Facebook Page: http//@imaratshariah
Telegram Channel: https://t.me/imaratshariah

اس کے علاوہ امارت شرعیہ کے آفیشیل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پر بھی لاگ ان کر کے نقیب سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ مزید مفید دینی معلومات اور امارت شرعیہ سے متعلق تازہ خبریں جاننے کے لئے امارت شرعیہ کے ٹویٹر اکاؤنٹ imaratshariah@ کو فالو کریں۔

(مینیجر نقیب)